UNIVERSAL LIBRARY
OU-232846
UNIVERSAL LIBRARY

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

تحفۃ المومنات موسوم بہ حکایات الصالحات

تصنیف واقف رموز فرقان عالم فائق قرآن مطرح فیوض فیاض وہب

ماہر نکات خفی و جلی جناب حافظ انور علی صاحب انسپکٹر

رہتکی سلمہ اللہ القوی باہتمام راجی غفران

محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور

تربیت یافتہ عزت برادر معظم

محمد مصطفےٰ خان

مبرورسن

مطبع مصطفائی واقع کانپور ۱۲۸۵ مطبوع گردید

۱۹۰۰ھ

۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس بادشاہ جہان اور خالق انس و جان کو لائق ہی جو اپنے یاد کرنے والون کو
ایسا پیار کرتا ہی کہ ہر ایک اونکے تابعداری مین جان اپنی نثار کرتا ہی سبحان اللہ کیا مہربان ہی جو اوسکے یاد کا
دم بھرتا ہی اوسکو وہ بھی یاد کرتا ہی اور کروڑون درود و صلوۃ اوس رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین پر ہوون
جسنے گمراہی سے خلقت کو بچایا اور بادشاہ حقیقی سے ملنے کا سیدھا رستہ بتایا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اما بعد اصحاب بصیرت و ارباب خبرت پر ظاہر ہو کہ ذکر حالات اولیاء اللہ و نیک بخت بیبیون کا سراسر
موجب برکت اور سبب ازدیاد نعمت کا ہی چونکہ زبان ہندی مین اس حال کا کوئی رسالہ قابل پڑھنے
مستورات کے دیکھنے مین نہ آیا لہذا اس خاکسار انور علی نے تہذیب احوال نیک بخت بیبیان کا قصص الانبیا
اور خیر النسا و غیرہا سے انتخاب کرکے یہ رسالہ عام فہم بنایا تاکہ اونکا حال سنکر مستورات اپنے تئین
خبیث بتان و غیرہ برے کامون سے بچاوین اور مثل [illegible] کے یاد الہی مین دل کو لگاوین
[illegible] واضح ہو کہ اس رسالہ مین
پانچ مجلسین ہین پہلی مجلس اون بیبیون کی ہی جو حضرت [illegible] دوسری مجلس حضرت [illegible] علیہ
[illegible] کی بیبیون کی ہی تیسری مجلس حضرت رسول [illegible] کی بیبیون کی ہی چوتھی مجلس اون بیبیون کی
[illegible] کی امت مین ہوئین پانچوین مجلس اون نیک بخت عورتون کے بیان مین جو حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلی ہوئین حضرت بی بی حوا علیہا السلام کو اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام

بائین پسلی سے پیدا کی بہشت مین آدم علیہ السلام کے ساتھ ہی تھین گیہوں کے کھالینے کے
سبب سے دنیا مین آئین اور اپنے گناہ سے بہت شرمائین جناب آلہی مین عرض کی ای پروردگار
میرے خراب کیا مینے اپنی جان کو اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور مجھپر رحم نہ کریگا تو مین نامراد ہو جاؤنگی
اللہ تعالے نے اس عجز کو اونکے قبول کیا اور خطا معاف کی حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نیک بخت
بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو ساتھ لیکر اپنے گھر سے حسب
حکم آلہی شام کے ملک کو روانہ ہوئی تو راستہ مین ایک بادشاہ ظالم نے بی بی صاحبہ کو بہت خوبصورت
اور حسین دیکھکر حضرت ابراہیم ع سے چھین لیا اور بے ادبی کا ارادہ کیا ہاتھ اپنا بڑھایا حضرت سارہ
رضی اللہ عنہا نے جناب آلہی مین دعا کی اوسی وقت اوسکے دونو ہاتھ شل ہو گئے اور سارے
بدن کے جوڑ درد کے مارے بیکل ہو گئے بادشاہ بولا کہ ای عورت تو نے مجھپر کیا جادو کیا ہے
بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ تیری نیت نے تجکو بے قابو کیا ہے وہ ملعون بولا کہ اگر مین تیری دعا سے
تندرست ہو جاؤن تو پھر کر تیری طرف بری نیت سے نہ دیکھون حضرت بی بی صاحبہ نے خدا کے
جناب مین پھر منت کی اوسی وقت جناب آلہی نے اوس مردود کو صحت دی پھر اوسکا حسن و جمال
دیکھکر بے اختیار ہوا اور پہلے ارادہ سے نہ پھرا خدا نے پھر اوسکے ہاتھون کو اپاہج بنایا وہ کافر
بری منت سے گڑگڑایا اسی طرح تین بار اوس کافر کی بدنیتی سے دونون ہاتھون کی کلائی شل
ہوئی تھی اور اوس نیک بی بی صاحبہ کی دعا سے مشکل حل ہوئی تھی آخر کار تابعدار ہو کر بی بی صاحبہ
کو ساتھ بی بی ہاجرہ کے رخصت کیا لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم ع کی اولاد نہ ہوتی تھی اور اولاد کو بہت
جی چاہتا تھا حضرت بی بی سارہ رض نے یہ حال دیکھکر بی بی ہاجرہ صاحبہ کے پاس جانے کی
اجازت دی حضرت اسمعیل ع اونکے پیٹ سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم ع جب اون سے بہت
محبت کرنے لگے تو بی بی سارہ رض بہت اوداس ہوئین اور بولین کہ ان دونون کو جنگل مین ڈال آؤ
اللہ تعالے کو بی بی صاحبہ کی ایسی خاطرداری منظور تھی کہ ابراہیم علیہ السلام پر یہ حکم نازل ہوا ابر
اہیم بی بی سارہ رض کی خاطر کر اونکے دل کو مت دکھا اور ان دونون کو بیابان مین چھوڑ آ اور کسی

حفاظت ہم اوسکے نگہبان ہین حضرت ابراہیم اونکو جنگل مین جہان اب چاہ زمزم ہے چھوڑ آئے پہ جب بی بی
ہاجرہ سے حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تو بی بی سائرہ نے بھی بیٹے کی بہت تمنا کی ایک دن جبرئیل
علیہ السلام اور کئی فرشتہ خوبصورت جوانون کی صورت بناکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے حضرت
اونکو آدمی جان کر ضیافت کے لیے ایک تلا ہوا بچھڑا لائے ہرچند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے
فرمایا پر اونھون نے اوس کھانیسے ایک لقمہ بھی نکھایا اوس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جو کوئی کسی کو ایذا
پہنچاتا تھا وہ شخص اوسکے گھر کا کھانا نہ کھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چہرا
اوداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اسواسطے تمھارا کھانا نہ کھایا ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور
تمھارے واسطے دو لڑکونکی خوشخبری لائے ہین ایک کا نام اسحاق دوسرے کا نام یعقوب ہوگا
بی بی صاحبہ نے یہ بات سنکر اچنبھا کیا اور فرمایا کہ معاملہ غریب ہے بانجھہ عورت اور بوڑھے مرد سے
اولاد پیدا ہونا ایک بات عجیب ہے فرشتون نے کہا کہ جس قادر باکمال نے آدم علیہ السلام کو بغیر مان
باپ کے پیدا کیا کیا اچنبھا ہے کہ بانجھہ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا کرے یہ کہکر فرشتے
چلے گئے حضرت ابراہیم کے یہان اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت بی بی ہاجرہ رضہ کو جب ابراہیم ع
جنگل مین چھوڑ آئے تو اکیلے بہت گھبرائین آخر اللہ پر بھروسا کرکے اوس بچے کو لیکر جنگل مین بیٹھہ رہین
جب چند روز مین اوسکا پانی اور کھانا جو ابراہیم علیہ السلام دے گئے تھے تمام ہوا تو بی بی صاحبہ
کا دل بچے کی پیاس کو دیکھکر بے آرام ہوا بی بی صاحبہ نے جانا کہ بغیر جان دینے کے اور کوئی
تدبیر نہین اور تقدیر الٰہی سے کچھ گذر نہین وہان سے دوڑ کر صفا کے پہاڑ پر آئین اور پانی کے تلاش مین
چارون طرف نظرین دوڑائین تھوڑی دیر وہان ٹھہرین کوئی فریاد کو نہ پہونچا اور نظر نہ آیا تو وہان سے
دوڑکر میدان سے گذر کر پہاڑ مروا پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین چلائین وہان
بھی تھوڑی دیر ٹھہرین پانی کا نشان نہ پایا اوسیوقت دلمین اوس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار
بدستور سعی و کوشش مین آتی جاتی تھین اور ہر بار اوس شہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگاتی تھین
اندیشہ ہوا کہ کوئی درندہ جانور اوسکو کھا جاوے اور یہ لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلا دے اور اسمعیل اکیلے

اوس میدان مین گرمی او پیاس سے جلتے تھے لڑکون کی طرح ایڑیان زمین سے ملتے تھے ارحم الراحمین
نے اونکے زیر قدم ایک چشمہ پانیکا نکالا اور اوس چشمہ آبحیات کو اوس پانی سے پالا جب حضرت بی بی
صاحبہ نے چشمہ پانیکا دیکھا اور گھڑا سیراب اپنے جانی کا دیکھا تو شکر خدا کا بجالائین اوس پانی سے مشک
بھر لی چاہی غیب سے آواز آئی کہ یہ پانی رحمت الہی کا ہمیشہ کم ہوگا پھر اوس جگہ قبیلہ جرہم آکر آباد ہوا ایک شہر
بسایا جسکو اب شہر مکہ کہتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام اسمعیل کے دیکھنے کو اوس جگہ تشریف لایا کرتے
تھے جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیل کے ذبح کرنیکا خواب مین حکم ہوا تو حضرت ابراہیم نے
بی بی ہاجرہ سے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کو نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنا کر ہمارے ساتھ کردو بی بی صاحبہ
نے حضرت اسمعیل کو نہلایا اور سرمہ آنکھون مین لگایا ابلیس لعین نے بی بی صاحبہ سے کہا کہ حضرت
ابراہیم اسمعیل کو ذبح کرنے لیے جاتے ہین فرمایا کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح نہین کرتا ابلیس نے
کہا کہ حکم الہی ہے آپ فرمانے لگین کہ ای ملعون حکم الہی پر ہمارے دل و جان قربان ہین یہ ہے نصیب
جو راہ خدا مین فرزند دین ابلیس خبیث مایوس ہوکر بھاگا حضرت زلیخا بیٹی بادشاہ طیموس کی
اور بی بی عزیز مصر کی تھین جب یوسف علیہ السلام کو جو بہت خوبصورت تھے اونکے بھائیون نے
حسد سے الگ نام سوداگر کے ہاتھ بیچا اور حضرت زلیخا نے اونکو مالک سے خرید بہت چاہتی تھین اور دم اونکے
محبت کا دم بھرتی تھین جب اس بات کا لوگون مین چرچا سنا تب عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو لوگون
کی زبان بند کرنیکے لیے مکان علحدہ مین قید رکھا یہانتک کہ بادشاہ مصر نے خواب دیکھا اور یوسف
نے اوسکی تعبیر بتلائی او قید سے چھوٹ کے مقرب بادشاہ اور آخر کو جانشین بادشاہ مصر ہوئے بی بی زلیخا
اوسوقت بہت ضعیف اور حضرت یوسف کی جدائی مین روتے روتے اندھی ہوگئی تھین اور مذہب بت پرستی
رکھتی تھین ہمیشہ بتون کے سامنے یوسف علیہ السلام کے ملنے کی دعا کرتی تھین جب کچھ اثر نہ پایا
تب بتون کو توڑ پھوڑکر بت پرستی ترک کی اور خدا پرستی اختیار کی طاعت الہی کی برکت سے حضرت یوسف
سے بحکم خدا ملاقات ہوئی اور یوسف علیہ السلام کی دعا سے آنکھین روشن ہوگئین اور جوان ہوگئین پھر
دوستدار خدا کی محبت اور عبادت خدا مین مشغول رہنے لگین کہ یوسف علیہ السلام مشتاق رہتے تھے اور

پہروان اوسنے نہ بولتی تھین سچ ہی خدا مہربان توکل مہربان **حضرت بی بی خاتون** والدہ موسی
علیہ السلام کی ہین بنی اسرائیل سے تھین جب موسی علیہ السلام پیدا ہوے تو فرعون کے ڈر سے
اونکو دودہ پلاکر اور انکھون مین سرمہ لگا کر اور روئی مین لپیٹ کر صندوق مین بند کر کے دریاے نیل مین
ڈال دیا اسلیے کہ اوسوقت کے نجومیون نے فرعون کو خبر دی تھی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ تجکو ہلاک
کریگا تب فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو جینے نپاے مارا جاے قصہ مختصر وہ صندوق فرعون کے محل کے
نیچے مین پہونچا لونڈیون نے اوس کو فرعون کی بی بی حضرت آسیہ نام اونکے سامنے جاکر رکھا جب کھولا
تو ایک لڑکا خوبصورت اوسمین سے نکلا فرعون کی بی بی نے اونکے لعاب دہن کو اپنے مرض کی جگہ پر لگایا
اوسی وقت مرض جاتا رہا بیٹا تھا بی بی آسیہ نے اپنا بیٹا کہکے اونکو پالا دودہ پلانے کو بہت دائیان
بلائین لیکن موسی علیہ السلام کسیکا دودہ نہ پیتے تھے جب اونکی والدہ آئین تب دودہ پیا خدا کی قدرت
دیکھو کہ کس حکمت سے مان کو بیٹے سے ملایا **حضرت بی بی آسیہ** بیٹی مزاحم کی فرعون کی بی بی
قوم بنی اسرائیل سے تھین اللہ تعالی کی بندگی کرتی تھین جب فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام
کو قتل کرنا چاہا تو بڑی منت سے بچایا پھر جب فرعون کو حضرت آسیہ کے ایمان کا اور اونکے خدا پرستی کا
حال معلوم ہوا تب چومیخا کرکے دھوپ مین ڈالا اللہ تعالے نے فرشتون کو حکم دیا کہ آسیہ پر سایہ کرین پھر
فرعون نے ایک بڑا پتھر بھاری منگا کر حضرت آسیہ کی چھاتی پر رکھا اور بہت دکھ دیا مگر حضرت آسیہ نے سارے
دکھ سہے خدا کا ایمان نچھوڑا اوسوقت درگاہ الہی مین دعا کی الہی بار خدایا مجھکو فرعون سے اور اوسکے عذاب سے چھوڑا اور قوم
ظالمین سے نکال اللہ تعالے نے اونکی دعا قبول کی اور اونکی جان اوسیوقت نکال کے بہشت مین
داخل کی صحیح ہے جو مشہور ہے **شعر** نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نکرد + ید
ہر عورت عورت نہین اور ہر مرد مرد نہین سب ہستین موقوف اوسکی توفیق پر ہین **حضرت بی بی
صفورہ** حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسی علیہ السلام کی بی بی تھین شہر مدین
مین اونکا گھر تھا جب موسی علیہ السلام مصر سے فرعون کے خوف سے نکل کے مدین مین پہونچے
اور کنوین پر درخت کے نیچے اکر بیٹھے تو بی بی صاحبہ مع اپنی دوسری بہن کے کنوین پر بکریان لیکر

پانی پلانے آئیں جب سب شہر کے لوگ پانی پلا کر چلے گئے اور کنوئیں پہ پتھر رکھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام
نے انکا حال پوچھا کہا کہ ہم شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں ہیں باپ ہمارے ضعیف اور اندھے ہیں
لوگوں کی بکریوں کے پینے سے جو پانی بچتا ہے وہ ہم پلاتی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کنوئیں پر سے پتھر اوٹھا
کر اونکی بکریوں کو پانی پلا دیا یہ حال اون نیک بخت بی بیوں نے اپنے باپ کو جا کر سنایا شعیب علیہ السلام
نے موسیٰ علیہ السلام کو بلایا اور دعوت کی جب ونکے چال چلن سے نشانیاں ہونہار ہونے کی معلوم ہوئیں
تو بی بی صفورا اونکو بیاہ دیں اور آٹھ برس کی خدمت ٹھہرایا موسیٰ علیہ السلام نے دس برس شعیب ع
کی خدمت کی آخر رخصت ہو کر اور عصا حضرت شعیب علیہ السلام سے لیکر مع اپنے بال بچوں اور بکریوں کے
روانہ ہوے پانچ منزلیں چلکر چھٹی منزل میدان سینا میں پہونچے تو کالی گھٹا اور نہایت سردی ہوئی اور جاڑے
وہاں مقام کیا سردی کی شدت سے چقمق سے آگ نہ نکلی طور سینا کی طرف روشنی سی معلوم ہوئی اوس طرف
لاٹھی لیکر آگ لینے کو چلے اور بی بی صاحبہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں تمہارے واسطے آگ لاتا ہوں یا
کسی راہبر کو وہاں پاتا ہوں موسیٰ علیہ السلام وہاں پہونچے وہ روشنی تجلی حق کی تھی فضل الٰہی شامل حال ہوا
موسیٰ علیہ السلام کو دولت نبوت اور رسالت سے مالا مال کیا **شعر** خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے غرضکہ حکم خدائے عزوجل سے موسیٰ علیہ السلام وہاں سے
بی بی صاحبہ کو ساتھ لیکے مصر میں آئے پیغمبری اپنی ظاہر کی اور فرعون کو اسلام کی دعوت سنائی **حضرت
بی بی بلقیس** بادشاہ شہر سبا کی تھیں عقل اور دانائی بہت رکھتی تھیں ہد ہد نے جب اونکا حال حضرت
سلیمان ع سے کہا تو اونھوں نے خط لکھا اور بلایا پہلے حضرت بلقیس نے اپنا ایلچی بھیجا پھر آپ روانہ ہوئیں
اور اونکے پاس ایک تخت جڑاؤ بہت اچھا تھا وہ تہخانے میں بند کر کے آئیں حضرت آصف وزیر سلیمان ع
کے حکم سے ایک مارنے میں اوس تخت کو سلیمان علیہ السلام پاس لے گئے سلیمان علیہ السلام نے اپنے
مکان کے صحن میں حوض کھودوا کر اور اوسمیں مچھلیاں چھوڑوا کر بلوریں تخت جڑوا دیا بی بی بلقیس کی
دانائی اور اونکی پنڈلیوں کے بالوں کا حال دریافت ہو کہ لوگوں نے اونمیں یہ عیب نکالا تھا کہ اونکی پنڈلیوں پر
بھیڑ کے سے بال ہیں جب بی بی بلقیس وہاں پہونچیں پانی سمجھکر پائنچے چڑھائے حضرت سلیمان علیہ السلام

نے فرمایا یہ فرش ہوری ہی سیدھی چلی آؤ یہ بات سنکر حضرت بلقیس بہت شرمائین اور تخت اپنا دیکھکر اپنے جی مین
آئین اور سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر ایمان لائین اور کہا ای رب آج تک مین نے اپنی جان کا برا کیا اور
اب فرمانبردار ہوئی ساتھ سلیمان علیہ السلام کے ایمان لائی اللہ کا جو سارے جہان کا مالک اور پالنے والا ہی **حضرت**
بی بی مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسی علیہ السلام کی اور بیٹی عمران کی تھین جب اونکی
والدہ حنا بنت فاقوذ حاملہ ہوئین تو کہا ای پروردگار میرے نذر کیا مین نے اسکو جو میرے پیٹ مین ہی آزاد
کرکے تو اسکو اور قبول کر تو اسکو اوس زمانہ مین مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے لڑکون کو نذر
چڑھاتے تھے اور چھوڑ آتے تھے اور مجاور مسجد کے پالتے تھے جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئین تو اونکی
والدہ نے کہا ای پروردگار میرے مین نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہی جو کچھ جنی اور نام اوسکا مین نے
مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے مین تیری پناہ مین دیتی ہون اللہ تعالے نے اوسکو
قبول کیا اور زکریا علیہ السلام کو اوسکی پرورش پر مقرر کیا مریم علیہا السلام مسجد اقصی کے حجرے مین رہتی تھین
اور عبادت خدا کی کرتی تھین ایک روز فرشتون نے اکر کہا ای مریم تجھکو اللہ تعالے نے پسند کیا ہی اور ستھرا
بنایا ہی اور چن لیا ہی تجھکو جہان کی عورتون سے ای مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع
کرنیوالون کے ایک روز زکریا علیہ السلام حجرے مین اونکے پاس آئے اور اونکے پاس اچھے اچھے
کھانے دھرے ہوئے پائے فرمایا کہ ای مریم تیرے پاس یہ کھانے کہان سے آئے مریم نے کہا کہ
اللہ تعالے نے بھیجے ہین بیشک اللہ ایسا ہی جسکو چاہتا ہی رزق بے حساب دیتا ہی لکھا ہی کہ ایک دن حضرت مریم
علیہا السلام اپنی خالا یا بہن کے گھر غسل کرنے کو گئین پردہ لٹکا کر چاہتی تھین کہ نہائین جبرئیل علیہ السلام
خوبصورت جوان بے داڑھی کے بنکر اوس جگہہ ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم میری
طرف متوجہ ہی تو بہت شرما کر فرمایا کہ مین اللہ کی پناہ مانگتی ہون تجھسے اگر تو متقی ہی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ وہ شخص نہین ہون جس سے تم ڈرتی ہو مین اللہ کا رسول ہون تمکو ستھرا بیٹا دینے آیا ہون حضرت مریم
علیہا السلام نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجھکو کسی آدمی نے نہین چھوا اور نہ مین بدکار عورت ہون تب
جبرئیل علیہ السلام نے کہا سچ ہی تم ایسی ہی پارسا ہو لیکن میرے اللہ نے فرمایا ہی کہ تجھے بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا

آسمان ہی اور اوسکو مین اپنی قدرت کا نمونہ بناؤنگا جہان کو اپنی قدرت دکھاونگا یہ کہکے جبرئیل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے جیب گریبان مین حضرت عیسی علیہ السلام کی روح پھونکدی اوسیوقت حمل رہگیا جب عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکا وقت نزدیک آیا مریم بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئین جب ایک گانون کے پاس پہنچین درد کی شدت ہوئی اسواری سے اوترین اور ایک کھجور کے سوکھے درخت کو لگاکر بیٹھین اور فرمایا ای کاش مین اس حال سے پہلے ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہوجاتی حق تعالے نے فرشتو کو بھیجا اور ایک چشمہ پانیکا ظاہر کیا جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اوس چشمہ مین فرشتون نے غسل دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بموجب حکم خدا تعالیٰ کے آواز دی کہ ای مریم غمگین مت ہو خدا تعالے نے تیرے واسطے نہر جاری کی ہی اور سوکھی کھجور کو ہرا کیا ہی اب تو اسکی ٹہنیان ہلا اور تازی کھجورین کھا اور بیٹے کے دیدار سے آنکھین ٹھنڈی کر حضرت مریم علیہا السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہیں گے کہ یہ بچہ کہان سے لائی تو مین کیا جواب دونگی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اگر کسیکو تم دیکھو تو اشارے سے کہو کہ آج مین نے خدا کے واسطے یہ نذر کی ہی کہ روزہ رکھون اور کسی آدمی سے باتین نکرون اوس زمانے مین جیسے کھانے پینے کا روزہ رکھتے ہین ویسے ہی باتونکا روزہ رکھتے تھے جب بنی اسرائیل نے مریم علیہا السلام کے چلے جانے کی خبر پائی تو اونکے پیچھے روانہ ہوے جب آپ کے پاس پہونچے تو کپڑے اپنے پہاڑ ڈالے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا برا کام کیا تونے ای بہن ہارون کی یعنی تو مانند ہارون علیہ السلام کے بندگی خدا کی کرتی تھی تیرا باپ برا آدمی نتھا اور نہ تیری مان بدکار تھی حضرت مریم علیہا السلام نے اشارہ طرف عیسی علیہ السلام کے کیا تو سب غصہ ہوکر بولے کہ تو ہمسے ٹھٹھا کرتی ہی کیونکر ہم بات کرین اوس سے جو بچہ جھولنے مین ہی حضرت عیسی علیہ السلام خدا کے حکم سے بولے کہ مجھکو خدا نے کتاب دی ہی اور مجھکو نبی کیا ہی جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعنے سے بند کی اور جانا کہ یہ وہی نبی ہی جسکے آنے کی اگلے پیغمبرون نے بشارت دی ہی مریم علیہا السلام پر جو نسبت بد کرتے ہین وہ بہتان ہی پھر تو حضرت مریم علیہا السلام کو بڑی عزت اور حرمت سے لائے اور بہت توقیر و تعظیم سے رکھا

دوسری مجلس ازواج مطہرات کے بیان مین

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے حضرت بی بی خدیجۃ الکبرے اور بی بی عائشۃ العظمی
اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہن جہان کی سب عورتون سے افضل ہین کوئی اونکی فضیلت کے
برابر جہان مین نہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ بیبیان تھین مگر گیارہ مین سب علما کا اتفاق
اور بارھوین مین اختلاف ہی پہلی بی بی پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا ہین جنکی کنیت ہندہ ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی پیاری تھین
اونکے باپ کا نام خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب ہی اور نسب اونکے آبائے کرام کا قصی مین جاکر
نسب آبائے کرام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملجاتا ہی اونکی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم ہی جو عامر
بن لوی کے کنبے مین سے تھین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ہونے سے پہلے بی بی
خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا تھا کہ آسمان سے سورج گھر مین اوتر آیا اور نور اوسکا سارے
گھر مین پھیل کر تمام عالم مین پہونچا کوئی گھر مکہ معظمہ مین ایسا نہ رہا جو اوس سے منور نہوا ہو جس زمانہ مین حضرت
خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اون سے ہوا عمر مبارک اونکی چالیس برس کی اور عمر آنحضرت سید المرسلین
کی پچیس برس کی تھی مہر اونکا بیس شتر مادہ بندھا تھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنی اولاد
کیا لڑکے کیا لڑکیان سوا حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ قبطیہ سے ہین سب اونکے پیٹ سے پیدا ہوئی اور حضرت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بسبب اونکی خدمتگاری اور تابعداری کے اونکی خاطرداری بہت فرماتے تھے
اور اونکے جیتے جی کوئی بیوی نہین کی عورتون مین سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا
مشرف باسلام ہوئین اللہ تعالے کو اونکی ایسی خاطر منظور تھی کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت سید
انام علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ الکبرے
جو آپکے لیے ایک برتن مین کھانا لیے آتی ہین جب آپکے پاس پہونچین تو میرا اور پروردگار میرے کا
سلام پہونچا دیجیے اور بشارت دیجیے کہ اونکا گھر بہشت مین ایک موتی کا بنا ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پروردگار اور جبرئیل علیہ السلام کیطرف سے حضرت بی بی خدیجۃ الکبری کو پیام پہونچایا تو جواب سلام کا دیا اور
دوگانہ شکر کا ادا کیا وفات حضرت بی بی خدیجۃ الکبرے کی قول صحیح یہ ہی کہ ماہ رمضان المبارک کی دسوین تاریخ ہوئی

اکڈوسوان برس تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عمر مبارک اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی مزار پر انوار
اونکا مقبرہ جون مکہ معظمہ مین ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر اونکی تشریف لیجاتے تھے و دعاء خیر کرتے
تھے اور بارہا ذکر خیر سے یاد فرماتے تھے **حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالی عنہا**
اونکے باپ کا نام خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر ہی تیسرے سال
ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ رمضان المبارک مین اونسے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلعم
کی شادی ہوئی مسکینون پر بہت رحم اور شفقت اور احسان فرماتی تھین اسلیے اونکا خطاب ام المساکین
یعنی مان مسکینون کی مشہور ہوا تھا آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین رہین ہجرت کے
چوتھے سال جنت کو سدھارین مزار پر انوار اونکا گورستان بقیع مین ہی **حضرت بی بی زینب
بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا** کنیت انکی ام الحکم تھی اور نام اونکی والدہ ماجدہ کا امیمہ
تھا اور یہی عبد المطلب کی پھوپھی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تھین بی بی صاحبہ کو پہلے
برہ کہتے تھے حضرت سید الانام صلعم نے زینب نام رکھا تھا پانچوین سال ہجری ذیقعدہ کے مہینے مین
شادی انکی حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اونکی خواستگاری مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات کریمہ بھی نازل ہوئین اور نکاح آسمان پہ ہوا لکھا ہی کہ رسول خدا صلعم نے اون
بی بی زینب کے گھر مین اوسوقت تشریف لیگئے جب وہ سر کھولے بیٹھی تھین عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم آپ بے خطبہ نکاح اور گواہون کے تشریف لائے فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد
یعنی اللہ نکاح پڑھانیوالا ہی اور جبرئیل گواہ ہی اور سعید مسعود سے روایت ہی کہ ایک دن حضرت
صلعم سے مین نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجکو دو بڑائیان اور بیبیون پر ہین
ایک یہ کہ نکاح میرا آسمان پر ہوا دوسرے یہ کہ میرے نکاح مین جبرئیل وکیل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایسا ہی ہی وفات اوس عالی درجات کی بقول صحیح بیسوین سال ہجری مین ہوئی عمر ترپن
برس کی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے مع اہل مدینہ کے اونپر نماز پڑھی اور بقیع مین دفن کیا
حضرت بی بی سودہ رضی اللہ تعالے عنہا نام بزرگ انکا ام الاسود اور اونکے

باپ کا نام زمعہ بن قیس بن عبد شمس تھا نسب اونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوی بن غالب مین جا ملتا ہی اور اونکی
ماں کا نام بنت قیس بن عمر تھا مکہ معظمہ مین اوائل بعثت مین مسلمان ہوئین تھین دسوین سال نبوت کے حضرت
خدیجۃ الکبری کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ صدیقہ کی شادی سے پہلے شادی اونکی جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور چارسو درم مہر مقرر ہوا آخر بسبب اونکے بڑھاپے کے حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارادہ طلاق کا کیا تھا ایک رات حضرت بی بی سودہ اوس راہ پر جس راہ حضرت رسول اللہ صلعم
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر تشریف لیجاتے تھے آ کر بیٹھین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو طلاق نہ دیجیے کیونکہ مین کوئی خواہش پاس نہین رکھتی ہون
صرف یہ میرے دل کی مراد ہے کہ کل قیامت کی دن آپ ہی کی بیبیون مین اوٹھون اور اپنی باری مقررہ مین نے
حضرت عائشہ صدیقہ کو بخشی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عرض اونکی قبول کی اور سوال اونکا ایجابت پایا
وفات اوس مخدومہ معصومہ کی بائیسوین سال ہجری اخیر زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے واقع
ہوئی مزار گوہر بار اونکا جنت البقیع مین ہی

حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا

اونکے باپ کا نام حی بن اخطب بن ثعلبہ بن ثعبنہ تھا اور ماں کا نام بنت سموال تھا بعد فتح ہونے خیبر
کے قیدیون مین آئین صاحب حیا نیک رائے خوش صفات تھین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمال مہربانی سے فرمایا کہ تمکو آزاد کرین یا تمھاری قوم مین بھیجدین یا مسلمان ہو تو اپنے نکاح مین لاوین جو
بات تمکو اچھی معلوم ہو کہو اوس معصومہ نے اسلام اختیار کیا اور کہا آرزو اسلام کی رکھتی ہون تصدیق حضرت
کے رسالت کی پہلے دعوت سے مین نے دل سے کی ہی اب جو منزل مقصود پر پہونچی تو یہود سے مجھکو
کیا کام رہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے جو مجھکو اختیار دیا تو قسم ہی اللہ کی کہ مجھکو خدا اور
رسول پیارے ہین آزاد ہونے اور قوم مین ملنے سے اس تقریر دلپذیر کے سننے سے حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا خیر کی اور آزاد کرکے اون سے شادی کی اور وہ آزادی مہر
نکاح کا ٹھہرایا وفات اوس مخدومہ معصومہ کے قول صحیح سے چھبیسوین برس ہجری کے ہوئی مزار
گوہر بار جنت البقیع مین ہی

حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا

انکے باپ کا نام ابوسفیان اور مان کا نام صفیہ تھا وہ بیٹی ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس کی جو پھپھی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی تھین وہ معصومہ فرماتی ہین کہ پہلے شادی ہونے سے حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص مجھکو ام المومنین کہتا ہی جب
مین جاگی تو تعبیر اپنے خواب کی یہ کی کہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی میری ہوگی چنانچہ
اوسہین دنون مین مجھکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے نکاح مین دیا اوسوقت عمر شریف اونکی پینتیس [۳۵] برس کی تھی اور مہر چار سو دینار سونے کے ایک روایت
سے اور ایک روایت سے چار ہزار درہم مقرر ہوئے تھے وفات اونکی بیالیسوین برس ہجرت سے ہوئی
بعضے اکتالیسوین برس بتلاتے ہین مزار انوار بار اونکا جنت البقیع مین ہی **حضرت بی بی حفصہ
رضی اللہ تعالی عنہا** حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہین اونکی مان کا نام
زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب تھا دوسرے یا تیسرے سال ہجری مین حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی پانچ برس پہلے نبوت سے پیدا ہوئی تھین پینتالیسوین یا
سینتالیسوین سال ہجری مین جنت کو سدھارین قبر مبارک جنت البقیع مین ہی **حضرت بی بی
جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا** اونکے باپ کا نام حارث بن ابی ضرار تھا پانچوین یا چھٹے سال
ہجرت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی وفات اوس مخدومہ کی مدینہ منورہ مین
سن چھپن ہجری مین ہوئی مزار شریف بقیع مین ہی **حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا** حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہین اور سب سے پیاری حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کنیت اونکی ام عبد اللہ تھی بڑی عالمہ و فقیہہ و بلیغہ و مفتیہ تھین چنانچہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی شان مین فرماتے تھے خذوا ثلثی دینکم عن ہذہ الحمیرۃ یعنی
دین کے تین حصون مین سے دو حصے دین کے اوس لال کپڑے پہننے والی سے لو حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ مجھکو حضرت کی سب بیبیون پر دس باتون سے بڑائی ہی پہلے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا میرے اور کسی کواری سے شادی نہین کی دوسرے حضرت

صلعم

نے سواے میرے اور کسی ایسی عورت سے شادی نہین کی جسکے مان اور باپ نے راہ خدا مین
ہجرت کی ہو تیسرے میری پاکیزگی مین آیات کریمۂ قرآنی آسمان سے نازل ہوئین چوتھے میری شادی
ہونے سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے صورت میری حریر کے کپڑے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دکھائی اور کہا کہ اس سے شادی کرو پانچوین مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل
کرتے تھے چھٹے حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین آگے اونکی نماز کے کروٹ سے سوتی تھی ساتوین
آپکے خواب کے کپڑونمین سواے میرے وحی الٰہی نازل نہین ہوئی آٹھوین جسوقت روح مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبض ہوئی اوسوقت تک سر مبارک آپکا میری گود مین تھا نوین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نوبت مین دنیا سے رحلت فرمائی دسوین آنحضرت میرے حجرے
مین مدفون ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ عورتون مین آپکو کون
پیاری ہی فرمایا کہ عائشہ رض پوچھا کہ مردون مین کون پیارا ہی فرمایا کہ اوسکا باپ فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا سے فرماتے تھے کہ اے نورالعین تو اوسکو دوست نہین رکھتی ہی جسکو پیغمبر دوست
رکھتا ہی کہا کہ یا رسول اللہ دوست رکھتی ہون اوسکو فرمایا کہ دوست رکھ عائشہ رض کو کہ مین اوسکو
دوست رکھتا ہون لکھا ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چھ برس کی تھین جب حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی شادی ہوئی مہر آپکا پچاس درہم کی قیمت کا اسباب تھا اور ایک روایت
مین پانسو درہم کا وفات حضرت عائشہ صدیقہ کی جمعہ کو ہفتہ کی رات سترھوین رمضان شریف
سشتہ ہجری مین واقع ہوئی عمر شریف آپکی چھیاسٹھ برس کی ہوئی اور مزار گوہر بار بقیع مین ہی اونکے
جنازہ پر بہت لوگ مدینہ کے تشریف لاے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی پڑھی۔

حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا انکے باپ کا نام حارث بن حزن اور مان
کا نام ہند بنت عوف بن زہیر بن حرب تھا ساتوین سال ہجرت کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے انکی شادی ہوئی اور سن ساٹھ یا اکسٹھ ہجری مین جنت کو سدھارین مزار پر انوار بقیع
مین ہی **حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا** نام نامی اونکا ہند بنت ابی امیہ ہی

چوتھے سال ہجری کے ماہ شوال مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے شادی کی اور مہر اونکا دس درم کی
قیمت کا اسباب تھا تیرہوین ربیع الاول سن ترسٹھ یا چونسٹھ ہجری مین وفات پائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ نے نماز پڑھی اور بقیع مین دفن ہوئین عمر شریف اونکی چوراسی برس کی ہوئی ۔

تیسری مجلس بنات طیبات کے احوال مین

اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون مین حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سب سے
بزرگی اور درجے مین زیادہ ہین لیکن اسجگہ بہ لحاظ عمر کے بیان کیا جاتا ہے حضرت بی بی زینب
رضی اللہ عنہا سب سے بڑی بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین قول صحیح ہے کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی شادی اونکے خالا کے بیٹے ابو العاص بن الربیع سے کی تھی اور بعد
ایمان لانے ابو العاص کے دوبارہ نکاح اونکا پڑھا اور بقول بعضے وہی نکاح رہا ایک لڑکا اور ایک لڑکی علی اور
امامہ نام پیدا ہوے لڑکا جب جوان ہوا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف فرما ہوا اور امامہ کی شادی
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی بعد وفات موجب وصیت اوس
عفیفہ مخدومہ کے ہوئی اور محمد بن علی اونسے پیدا ہوے ولادت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نبوت سے
پہلے اور وفات آٹھوین سال ہجرت کے ہوئی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت بی بی زینب
رضی اللہ عنہا سے پیچھے پیدا ہوئین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی اونکی حضرت امیر المومنین
عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اسنے ایک لڑکا پیدا ہوا جسنے دو برس کی عمر مین وفات پائی پیدایش اونکی نبوت سے
پہلے ہوئی اور وہ سال تینتیسوان تھا واقعہ اصحاب فیل سے اور وفات ہجری کے دوسرے سال جب کہ حضرت سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کو تشریف لیگئے واقع ہوئی مزار پر انوار بقیع مین ہے حضرت ام کلثوم
رضی اللہ عنہا پیچھے حضرت رقیہ رض اور پہلے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے پیدا ہوئین
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہجرت کے تیسرے
سال شادی اونکی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کو ذی النورین کہتے ہین سن ۹ ہجری کے نوین برس اس جہان فانی سے تشریف لیگئین حضرت

بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل اور اکرم بیٹی ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم کی بیبیوں مین کنیت اونکی ام محمد اور لقب مبارک طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہی اگرچہ حضرت

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین مگر جسقدر محبت او شفقت حضرت

رسول مقبول صلعم کو ان سے تھی اور کسی اولاد امجاد سے نہ تھی دوسری برس ہجرت کے شادی اونکی حضرت

رسول مقبول صلعم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کی جب عمر اونکی پندرہ برس کی یا اٹھارہ

برس کی تھی تین لڑکے حسن و حسین و محسن اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئین حضرت

محسن اور رقیہ نے لڑکپن مین اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور حضرت بی بی زینب کی شادی حضرت

عبداللہ بن جعفر طیار سے ہوئی عون اور محمد اونسے پیدا ہوئے اور معرکہ کربلا مین کام آئے اور حضرت ام کلثوم

کی شادی حضرت عباس عم رسول اللہ کے مشورہ سے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امیر المومنین

عمر فاروق رض سے کی کہ جن سے زید بن عمر پیدا ہوئے اور بعمر شباب دنیا سے گذرے اولاد امجاد حضرت فاطمہ

زہرا کی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے باقی رہی **نقل ہی** کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سے لوگون نے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیون سے کسکو زیادہ دوست رکھتے

فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پھر پوچھا کہ مردون مین کسکو زیادہ پیار کرتے تھے فرمایا کہ اونکے شوہر حضرت علی کو

ولادت باسعادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکتالیسوین سال واقعہ اصحاب فیل کے پانچ برس پہلے

نبوت کے ہوئی وفات اوس معصومہ کی جمعہ کو سہ شنبہ کی رات تیسری ماہ رمضان کو گیارھوین برس ہجرت کے

چھ مہینے پیچھے وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوئی عمر اونکی اٹھائیس برس کی ہوئی مزار پر انوار

بقیع مین ہی نماز اونکے جنازے کی حضرت علی رض اور ایک قول ہی کہ حضرت عباس رض نے پڑھی

چوتھی مجلس نیکبخت بیبیون امت رسول آخر الزمان صلعم کی

حضرت بی بی زائدہ رحمہا اللہ تعالی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی نیک بخت

لونڈی تھین سے لکھتے ہین کہ ایکدن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین گئی بالہ
حاضر تہین اور سلام کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای زائدہ آج کس لیے ہمارے روبرو جلدی
آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ جان میری آپ پر فدا ہو کہ آج مین نے قادر حقیقی کی عجیب قدرت دیکھی ہے فرمایا
کہ بیان کرو کیا دیکھا عرض کیا کہ صبح کو یہ لونڈی جنگل مین لکڑیان لینے گئی تھی جب لکڑیون کا گٹھہ مین نے
باندھکر سر پر اوٹھانے کے لیے ایک پتھر پر رکھا تو کیا دیکھتی ہون کہ آسمان سے زمین پر ایک سوار آیا
اور مجھکو سلام کیا اور کہا کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد سلام میری طرف سے عرض کرنا کہ رضوان
خازن جنت عرض کرتا تھا کہ خوشخبری ہو حضرت کو بشارت آپ کی امت پر تین درجے سے بانٹی گئی ہے
ایک گروہ بے حساب بہشت مین جاویگا اور ایک گروہ پر حساب آسان ہوگا اور ایک گروہ آپ کی شفاعت
سے بخشا جائیگا یہ کہکر قصد آسمان کا کیا اور آسمان سے پھر میری طرف التفات فرمایا جب دیکھا کہ مجھسے
لکڑیون کا گٹھہ نہین اوٹھتا تو کہا کہ ای زائدہ گٹھہ کو پتھر پر رکھدے یہ پتھر تجھے تیرے گھر پہنچا دیگا اور پھر پتھر
کہا او پتھر یہ گٹھا ہمراہ زائدہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا آنا ہے اوسوقت وہ پتھر گٹھہ لیکر روان ہوا
اور میرے ساتھ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک آیا گٹھہ مین نے اوسپر سے اوٹھایا اور وہ پھر اپنی جگہہ پر گیا حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے سنتے ہی کھڑے ہوئے اور ہمراہ زائدہ کے عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کے گھر تشریف لیگئے اور جاکے پتھر کا دیکھکر فرمایا الحمد للہ کہ حق تعالی نے دنیا مین مجھکو بخشی
جانے امت کی بشارت دی اور ایک عورت کو میری امت سے درجہ مریم علیہا السلام کو پہنچایا وفات
بی بی زائدہ کی چھبیس برس بعد ہجرت کے ہوئی رحمہا اللہ

حضرت بی بی حالح بی بی تاج بی بی عمر بی بی لغر بی بی گوہر بی بی شہباز رحمہم اللہ تعالی علیہن

مشہور ہے کہ یہ بیبیان عقیل بن علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹیان ہین بڑی نیک بخت تھین ہمیشہ روزہ رکھتی
تھین کبھی ایک مہینے بعد اور کبھی پندرہ دن بعد کھانا تناول فرماتی تھین جب واقعہ کربلا مین حضرت امام حسین

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ہوا اوسوقت یہ بیبیان ملک شام مین تھین یہ حال سُنکر کربلا کو تشریف لائین
اُنکے آنے سے پہلے حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام شربت شہادت نوش فرما چکے تھے بہت حیران
ہوئین کہ اب کدھر جائین آخر باشارۂ غیب ہندوستان کو روانہ ہوئین رسالۂ تحفۃ الواصلین مین لکھا ہی کہ
یہ نیک بخت بیبیان اوڑنے کی کرامات رکھتی تھین اوڑکر ہندوستان کے شہر لاہور مین جہان اونکا
اب مزار شریف ہی اپنے اصحابون اور خادمون سمیت پہونچین اور اوسجگہہ رہین تھوڑے دنون مین بہت
مخلوق اونکے ذات کی برکت سے مسلمان ہوئی اور بہت مرید ہوے جب یہ خبر لاہور کے حاکم کو پہونچی تو
رنجیدہ ہوا اور اپنے بیٹے کو اونکے پاس بھیجا اور کہا کہ ہمارے ملک سے نکل جاؤ جبکہ بیٹا اوس حاکم کا
اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا تو مرید ہوا اور اوسی جگہہ بیٹھ رہا اس بات سے وہ حاکم بہت خفا ہوا
فوج لیکر لڑنے آیا جب نزدیک پہونچا اون نیک بخت بیبیون نے جناب باری مین ہاتھ اوٹھا کر دعا کی
کہ الٰہی ہمکو نامحرم کی صورت دیکھنے سے بچا زمین کو حکم کر کہ ہمکو چھپا لے کہتے ہین کہ اوسیوقت حکم
رب العالمین سے زمین پھٹی اور وہ بیبیان نیکبخت زمین مین سماگئین اونکے شاگرد دون اور غلامون کو
راجہ لاہور نے شربت شہادت کا پلایا اور راجہ کے بیٹے کو اپنے ساتھ لیگیا پھر وہ اوسی جگہہ جا بیٹھا اور
اونکے مزارات کا مجاور رہا چنانچہ اب تک مجاور اوسیکے اولاد مین سے ہین اور نام اوسکا شیخ جمال بیان
کرتے ہین — اور یہ بھی رسالہ تحفۃ الواصلین مین لکھا ہی کہ ایک شخص اوس زمانہ مین بڑا نجومی تھا اون
نیک بخت بیبیون کی خدمت مین حاضر ہوا اور دعوے کیا کہ مین علم غیب کا جانتا ہون اور اگلی پچھلی
خبر بتلاتا ہون اون بیبیون کے خادمون سے بحث شروع کی یہ خبر جب بڑی بی صاحبہ کو پہونچی تو کھانا
پکایا اور مسافرون اور مسکینون کو بلایا بڑی محفل کی جب کھانا تیار ہوا تو ہر ایک کے سامنے اچھے اچھے
کھانے چنے اور آگے نجومی کے ایک طباق مین کھانا بھر کر اوپر سوکھی روٹیان اور کچی کھچڑی رکھی تاکہ
معلوم نہو کہ اسکے نیچے پکا کھانا ہی جب سب نے کھانا کھانا شروع کیا تو نجومی کچی کھچڑی جو اوسکے آگے دھری
تھی دیکھکر حیران ہوا اور کھانا مانگا ارشاد ہوا کہ یہ دو کچی کھچڑی اوپر سے اوتار ڈالو نیچے اوسکے پکا ہوا کھانا ہی
جب تمہین اتنا معلوم ہوا کہ نیچے کچی کھچڑی کے پکا ہوا کھانا ہی تو تم غیب کہ خاصۂ خدا ہی کیونکر جانتے ہو وہ

ہجویری بہت شرمندہ ہوا اور توبہ کر کے مرید ہوا غرضکہ بزرگی میں ان پاک دامن بیبیوں کے کسی طرح کا
شک و شبہ نہیں صاحب تحفۃ الواصلین فرماتے ہیں کہ مخدوم علی گنج بخش ہجویری جب لاہور میں تشریف
لائے اور باہر شہر کے ٹھہرے تو ہر ہفتہ جمعرات کے دن ان نیک بخت بیبیوں کے مزار پر تشریف
لیجاتے تھے اور مزارات سے دور ٹھہر کر متوجہ ہوتے تھے بہت ادب اور لحاظ کے سبب نزدیک
نجاتے تھے پس معلوم ہوا کہ مزارات ان پاک دامن بیبیوں کے حضرت مخدوم کے تشریف لانے سے
پہلے اس جگہ تھے بزرگی اور بڑائی اور ولایت ان نیک بخت بیبیوں کی کتاب تحفۂ حمیدیہ سے اور
تذکرۂ قطب العالم وغیرہ سے ظاہر ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے فیض باطن اس درگاہ عالیجاہ سے
پایا ہے اور اب تک فیض جاری ہے بی بی حلیمہ مشہور بی بی تنوری لونڈی خدمت کرنیوالی اور فیض پانیوالی
اس درگاہ فلک بارگاہ کی ہیں مزار ان کا بھی اندر احاطۂ خانقاہ کے ہے **حضرت بی بی خولہ**
رحمۃ اللہ علیہا حضرت خولہ بیٹی ہیں حضرت ازور کی بڑی عابدہ زاہدہ تھیں اور بڑی بہادر جو کام اون سے
شجاعت و بہادری کا ہوا وہ ایک کارنامہ اونکی نیک کرداری کا زمانے میں باقی رہا کہ جسکا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت خولہ
کے بھائی ضرار ابن الازور جب دمشق سے مقام بیت لہیا میں ہرقل بادشاہ کے بڑے لشکر عظیم کے ساتھ
لڑنے گئے اور خوب لڑے چار طرف کافروں کو مارا اور قلب لشکر پر کئی بار حملہ کیا کہ وہاں سپہ سالار لشکر کو
ماریں وہ گھبرایا بھاگنے پر طیار ہوا لشکر کفار میں ہل چل پڑ گئی اوس وقت حمران بیٹا وردان کا لڑنے کو نکلا اور
لشکر کو بھاگنے سے روکا اور حضرت ضرار ابن الازور پر حملہ کیا اور نیزہ مارا کہ اونکا بایاں بازو سست ہوا اور ضرر
اوسکا ضرار کو نظر آیا پھر حضرت ضرار نے بھی نیزہ ایسا مارا کہ حمران کے کلیجے پار ہوا اور وہ گرا اور مرا جب ضرار
ابن الازور نے نیزہ اپنا کھینچا وہ بے پھل کا نکلا وردان کو اپنے بیٹے کے مرنے کا بڑا داغ ہوا اور فوج کفار میں
کہرام پڑ گیا اور حضرت ضرار کا نیزہ پھل سے خالی دیکھکر چار طرف سے رومی ٹوٹ پڑے اور دونوں طرف سے
سخت لڑائی ہوئی آخر حضرت ضرار گرفتار ہو گئے ہر چند مسلمانوں نے حملہ ہائے کئے اور داد بہادری
کی دی مگر حضرت ضرار کو نہ پایا جب حضرت خولہ نے بھائی کے قید ہونے کی خبر سنی بیقرار ہو گئیں عورتوں
کے مجمع سے اوٹھکر ایسا لباس تن پوش پہنا کہ سوائے آنکھوں کے کچھ نظر نہ آتا تھا گھوڑے پر سوار۔

تلوار کے ایک نیزہ ہاتھ میں لیے سپاہ روم پر ایک بارگی گئیں اور قلب لشکر میں جا کر لڑائی شروع کر دی نیزہ
ہاتھ میں تھا جسکو مارا اوسکو زمین پر گرایا اور چاروں طرف لڑتی تھیں اور بھائی کو ڈھونڈتی تھیں پھر جب
نہ پاتی تھیں تو زار زار روتی تھیں اور حسرت آلود نگاہ سے تکتی تھیں رومی اوسکی لڑائی سے ڈر گئے
اور کہتے تھے کہ اگر ایک مسلمان اس سوار کی طرح لڑے گا تو ہم میں طاقت لڑنے کی نہیں اور یہ حال
خولہ کا دیکھکر سارے مسلمان اور خود حضرت خالد بن ولید اور حضرت رافع بن عمیرہ سردار لشکر اسلام کے
حیرت میں تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ یہ کون خدا کا بندہ راہ خدا میں اپنی جان دیکر رہا ہے خدا اسکو جزا
خیر دے جب مسلمانوں نے پکارا اور حال پوچھا اسکو حضرت خولہ نے جواب نہ دیا آخر خالد بن ولید
پکارے پھر بھی جواب نہ دیا تب مسلمانوں نے پکار کے کہا کہ امیر اسلام اپنے سردار اسی کو پھر والی جواب
تو بھی حضرت خولہ بسبب شرم کے نہ بولیں آخر حضرت خالد بن ولید نے گھوڑا دوڑایا اور خود پاس
جا کر بہت اصرار و تکرار سے حال پوچھا اوس وقت حضرت خولہ نے باآواز و نالہ آہستہ سے کہا کہ اے
سردار میں جو گردن کشی کی میں نے آپ سے نافرمانی کی راہ سے نہیں مگر بسبب حیا کے کہ میں عورت
پردہ نشین ہوں فرمایا حضرت خالد نے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو کہا میں بیٹی ازور کی بہن ضرار ابن ازور
کی ہوں عرب کی عورتوں میں بیٹھی تھی کہ بھائی کی خبر قید ہونے کی سنکر بیقراری سے چلی آئی یہ سنکر
خالد بن ولید حال سنکے رو دیئے اور اوسکی تشفی کی کہ ہم سب مسلمان ملکے حملہ کرینگے اور قید سے
تمہارے بھائی کو چھڑائینگے اور اونکو قید سے چھڑائیں گے کہا حضرت خولہ نے کہ میں سب سے پہلے حملہ کرونگی
پھر سب خالد کے مسلمانوں نے حضرت خولہ کے آگے بڑھی ہوئی لڑتی تھیں اور بھائی کو پکارتی تھیں
دو پہر تک لڑائی رہی پھر جب رومیوں لشکر اپنے مقام پر آئے حضرت خولہ نے سب مسلمانوں سے بھائی
کا حال پوچھا کسی سے کچھ حال اونکا نہ سنا تب بیقرار ہو کے ایسا روئیں کہ مسلمانوں کا دل پھٹنے لگا
اور پھر حضرت خالد بن ولید نے قصد کیا کہ ایک [illegible] خالد بن ولید اور
سب مسلمان [illegible] لڑائی کے [illegible] اونکا
بن ولید نے پیادہ دینے کا حکم دیا اور اپنے روبرو اونکو بلایا کہا اونھوں نے کہ ہم لوگ لشکر وردان کے ہیں

اور سب یہ رہنے والے مقام حمص کے ہمکو یقین ہوگیا کہ ہم مسلمانوں سے طاقت لڑنے کی نہیں رکھتے ہیں ہم
سب حمص کے رہنے والے آپ سے پناہ مانگتے ہیں اب آپ ہمکو صلح کرنیوالوں میں سمجھیں اور نقد و
جنس جو چاہیں آپ ہم سے لیں حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم صلح کرنیوالوں سے نہیں لڑتے
ہیں اور صلح تمسے مقام حمص میں پہنچکر کرینگے اب تمکو ہماری حوالات میں رہنا چاہیے اور ضرار بن الازور
کے حال سے جو تمہیں خبر ہو وہ کہو کہا اونھوں نے کہ بعض لا و مسلمان سے بہتوں کو [illegible] اور [illegible] ضرار نے
حمران کو قتل کیا اور اوسکے باپ سردار وردان کو اوسکے غم میں بیقرار کیا اونکو گرفتار کرسکے وردان
نے اپنی خوش کرداری دکھانے ہرقل بادشاہ پاس روانہ کیا ہے خالد بن ولید نے یہ حال سنکے رافع بن
عمیرہ طائی کو سو سوار کے ساتھ واسطے چھڑانے ضرار ابن الازور کے روانہ کیا حضرت خولہ بھائی کی
زندگی کی خبر سنکے بہت خوش ہوئیں اور حضرت خالد سے اجازت لیکر بھائی کے چھڑانے کو چلیں
جب رافع بن عمیرہ وادی الحیوۃ میں پہنچے ایک غبار ظاہر ہوا سمجھے کہ فوج ہے فرمایا حضرت رافع نے
مسلمانوں سے کہ ہشیار ہو ٹھہر جاؤ انتظار کرو دیکھا کہ رومی ضرار ابن الازور کو لیے [illegible]
پہنچے ضرار اوس وقت [illegible] شعر پڑھتے تھے کہ حضرت خولہ نے [illegible]
میں جواب دیا کہ اللہ تعالے نے [illegible] قبول کی [illegible]
ہوئی پھر حضرت خولہ تکبیر کہی اور حملہ کیا اور رافع [illegible] مسلمانوں نے [illegible]
خدا کی قدرت سے فتح مند ہوئے ایک [illegible] باقی فرار [illegible] اور خولہ نے چھڑایا [illegible]
اور سلام کیا اونکو ضرار نے مرحبا کہا [illegible] حضرت خولہ کی شجاعت [illegible]
دنیا [illegible] اور جو اوسکے ساتھ عورتیں عرب کی تھیں اونکے بھی احوال نیک خصال کا بیان [illegible]
مختصر کتاب میں ہو نہیں سکتا چنانچہ ایک اور [illegible] تاریخ معتبر واقدی میں [illegible]
لکھا جاتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب خالد بن ولید کو لشکر اسلام کے [illegible]
مقابلہ میں [illegible] رومی کے دمشق سے روانہ کیا اور خود تھوڑے مسلمانوں سے پیچھے روانہ ہوئے [illegible]
اور عورتیں بھی ساتھ تھیں اوس وقت دمشق کے کفار بطریق [illegible] نام [illegible]

کرکے دس ہزار سوار اور چھ ہزار پیدل سے حضرت ابو عبیدہ کے تعاقب مین نکلے جب راہ مین حضرت ابو عبیدہ
کو یہ حال معلوم ہوا مقام شحورا مین ٹھہرے اور راہ دیکھتے تھے لڑکون اور عورتون کے پہونچنے کی کہ
ابو قص نے مسلمانون کو آ گھیرا اور سخت لڑائی ہونے لگی دونون طرف سے اور گھیر لیا دوسری جگہ بطرس
نے راہ مین لڑکون اور عورتون کو اور قصد کیا اوسنے دمشق کا مگر ٹھہرا مقام استریاق مین پہونچکے تا اپنے
بھائی بوقص کا حال بھی معلوم کرے کہ کیا ہوتا ہے اور حکم کیا اپنے ساتھ والون کو کہ لڑکون اور عورتونکو
بہت حفاظت کرین کہ دمشق پہونچا دیا جائیگا جسکو دینا ہے مگر حضرت خولہ کہ سب مین خوبصورت تھین
بطرس نے اپنے واسطے تجویز کرکے کہا کہ اونکی خواہش کوئی نکرے اور حال اون بدبخت عورتون کا یہ تھا
کہ بعضی عورتین قوم حمیر اولاد عمالقہ اور تبابعہ کی تھین اور گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور عرب
سے مقابلہ کرنے پر عادت رکھتی تھین جب حضرت خولہ بنت الازور نے کہا اونسے کہ ای بیٹیان حمیر
اور باقی نام ونشان قوم تبع کی آیا راضی ہو تم کہ کافر غالب ہون تم پر اور تم مشرکون کی خدمت کرو کہان
گئی وہ شجاعت اور کیا ہوئی وہ غیرت تمھاری کہ جسکا چرچا عرب کی مجلسون مین ہوتا تھا اور مین بہتر جانتی
ہون مارا جانا تمھارا اس مصیبت سے کہ تم خدمتگاری اور تابعداری کروگی کافرون کی کہا اوسوقت عفیرہ
بنت غفار حمیریہ نے کہ ای بیٹی ازور کی جو تم نے کہا وہ سب سچ ہے مگر کیا کرے وہ شخص کہ جسکے پاس گھوڑا
ہو نہ نیزہ ہو جو شخص بنتا دشمنون کی قید مین ہو کسطرح لڑے اور کیا حیلہ لڑنیکا کرے فرمایا حضرت خولہ نے
کہ ای بیٹیان عمالقہ اور تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اونکو لیکے ہم حملہ کرین کافرون پر اور اللہ ہمارا
مددگار ہے یا ہم مارینگے کافرونکو یا مارے جائینگے اور راحت پائینگے ننگ و عار سے یہ کلام حضرت
خولہ کا سنکے قسم کھائی خدا کی عفیرہ بنت غفار نے کہ جو تم نے بات کہی اوس سے بہتر کوئی بات نہین پھر
اوٹھ کھڑی ہوئین سب عورتین ایک ایک چوب خیمہ کی لیکر اور شور کرتی ہوئین کافرون کے مقابلہ کو
نکلین اور حضرت خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور انکے پیچھے عفیرہ بنت غفار کی اور
ام ابان بنت عتبہ کی اور سلمہ بنت نعمان کی اور کتنی عورتین تھین اور سمجھایا حضرت خولہ نے کہ سب ایک
جگہ ہوکر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جدا نہو اور نیزون اور تلوارون سے شکست نہ اوٹھاؤ اور

قدم بڑھایا خولہ نے ایک مارا ایک کافر کو چوب سے کہ وہ بیہوش ہوکر گرا اور مرا یہ حال دیکھکر للکارا رومیون نے اور ڈانٹا بطرس
نے اور پوچھا کیا سبب ہے تمھارے لڑنے کا کہا عفیرہ بنتی عفار نے کہ ہم لڑتے ہین اسواسطے کہ تمھین ہم عرب کے
عار سے اور آج کے دن مارینگے ہم تمکو چوبون سے بطرس نے کلام سنکر ہنسا اور اپنی قوم سے چلاکر کہا کہ نہ مارو عورتون
کو اور گرفتار کرو انکو اور جو کوئی خولہ کو پکڑے اذیت نہ دے اوسکو پھر گھیر لیا رومیون نے عورتون کو اور قصد کیا
انکے پاس پہونچنے کا مگر کوئی راہ نپائی اور جو گیا مارا گیا یہان تک کہ مارے گئے تیس سوار پھر تو غصے
مین آیا بطرس اور اوترا گھوڑے سے اور اوسکی قوم گھوڑون سے اوتری تلوارین اور بھچوے لیکر عورتون کے
طرف متوجہ ہوے اوسوقت اون نیکبخت عورتون کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھی اور ایک دوسرے
کو سمجھاتی تھی کہ اختیار کرو موت کو بڑے لوگون کی طرح اور نہ مرو مثل ناکارون کے اور خولہ بنت الازور اوس
معرکہ مین شیر کی طرح پکارتی تھین اور شعر بہادری کی پڑھتی تھین کہا اوسسے بطرس نے کہ اے بی بی عرب
کی باز رہو تم ان حرکتون سے کہ مین تمھاری بھلائی چاہتا ہون اور تمھارے ساتھ نیک ارادہ رکھتا ہون کہ
کہ تم خوش ہوگی اور راضی رہوگی اور مین مالک ہون بہت مال اور زمین کا اور بڑا رتبہ رکھتا ہون ہرقل بادشاہ
پاس یہ سب سامان تمھارے لیے ہے اگر راضی ہو کہ مین تمھارا مالک ہون اور نہ ہلاک کرو اپنے ہاتھ سے اپنے
تئین کہا حضرت خولہ نے کہ اے کافر بیٹے کافر کے قسم ہے خدا کی کہ اگر قابو پاؤن مین تجھپر تو توڑون تیرے سر کو اس
چوب سے اور راضی نہین ہون کہ تجھکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پھر کیونکر راضی ہون کہ تو ہمارا
مثل اور کفو ہو یہ گفتگو سخت سنکر بطرس غضب مین آیا اور اپنی قوم کو پکارا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام
اور عرب مین کونسی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب آئین اور تم مسیح کے اور ہرقل بادشاہ کے غضب
بطرس کے اس غیرت دلانے سے جوش مین آگئے رومی اور شامی اور حملہ کیا یکبارگی اور صبر کیا عورتون نے
انکے مقابلے مین اور ہو رہی تھی لڑائی سخت کہ اس حال مین قریب پہونچے رافع بن عمیرہ طائی اور ضرار
بن الازور اور خالد بن ولید بعد فتح کرنے لڑائی اور قید کرنے یونس کے اور دیکھا اوڑتے ہوے غبار کو
اور چمکتی ہوئین تلوارون کو اور قریب گئے رافع بن عمیرہ اور کہا آگے خالد بن ولید سے جو دیکھا تھا بڑے تعجب میں آیا
آگے خالد بن ولید اور فرمایا کہ بیشک یہ عورتین اولاد عمالقہ اور تبابعہ سے ہین کہ بعض اونمین سے تبع بن الا[illegible]

اور تبع بن ابی کرب اور عبد الکلال مغطر اور تبع بن حسان بیٹے اوس تبع کے ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی اونکے نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے
تصنیف کیے تھے اور جانو تم ای رافع بن عمیرہ کہ بہادری اور لڑائی ان عورتون کی قدیم سے بہت جگہ
مشہور ہے اور اب بڑی بڑائی حاصل کی اونھون نے تمام لوگون مین اور عرب کی عورتون مین الغرض سارے
مسلمان یہ حال سنکے خوش ہوے اور ضرار ابن الازور کپڑے پھینک کر اور نیزہ لیکر سوار ہوے گھوڑے
پر اور ارادہ کیا چلنے کا کہ روکا اونکو خالد بن ولید نے کہ جلدی نکر دیکھا ہونے دو سب مسلمانون کو کہا ضرار
نے کہ اپنی بہن کے مدد دینے مین مجھسے صبر نہین ہوسکتا پکارے خالد بن ولید اور یکجا کیا سب غازیان اسلام
کو پھر جسوقت ملا دیا سبھون نے گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نیزون کو آئے حضرت خالد بن ولید
قلب سپاہ مین اور فرمایا اے مسلمانو جب پہنچو تم رومیون تک گھیر لو اونکو اور چھڑا لو عورتون کو اور اونکے بچون
کو امید ہے کہ اللہ مدد دے اور رحم کرے یہ کہا اور حملہ کیا کافرون پر اوسوقت لڑ رہے تھے رومی اور شامی عورتون
سے پھر جب نظر آئے نشان لشکر اسلام کے اور دیکھین چمکتی ہوئی تلوارین اونکی پکارین حضرت خولہ
بنت الازور کہ ای اولاد عمالقہ اور تبابعہ فتح دی تمکو پروردگار نے اور خوشی بخشی تمھارے دلون کو اور گھیرا اُنے
رومی اور شامی اور دیکھا تھا ایک دوسرے کو اور ڈرا بطرس اور کہا ای عورتو ہم بھی بھائی اور بہن کہتے ہین ہمین
رحم آیا تمپر اور چھوڑا سبھی تمکو اور ارادہ کیا اوسنے بھاگنے کا کہ دیکھا اوسنے دو سوارون کو قلب لشکر
اسلام سے نکلے ایک زرہ پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار اور دوسرا ننگے بدن عربی گھوڑے ننگی پیٹھ پر
سوار کہ ایک اونمین جہان پہلوان حضرت خالد بن ولید سیف اللہ اور دوسرے حضرت ضرار جرار تھے کہا چلا کر
بطرس نے خولہ سے کہ جا تم اپنے بھائی پاس اگرچہ خوش نہین مین تمھاری جدائی سے اور کہا ضرار
ابن الازور سے کہ لو تم اپنی بہن کو کہ ہدیہ ہے مین نے مبارک ہون تمکو چھپا کیا اوسکا خولہ نے کہ ضرور ہے مجکو
بھی ساتھ دینا تیرا تیری زندگی تک اور کہا ضرار نے قبول کیا مین نے ہدیہ تیرا اور دیتا ہون مین بھی ہدیے
مین ہدیہ تجھکو نوک نیزہ سے یہ کہا اور نیزہ مارا ضرار نے اوسکے سینہ پر اور پہنچ گئین خولہ بنت الازور اوس
تک اور مارا اوسکے گھوڑے کو جب گرنے لگا وہ دشمن خدا گھوڑے سے تب کہ اوٹھا لیا اوسکو نیزہ پر ضرار نے

نے اور دوسرے نے اوٹھا کر زمین پر اور کاٹ لیا اوسکا سر فرمایا خالد بن ولید سیف اللہ نے جزاک اللہ یہ دو ضربین ہمکو
کہ نہین نقصان اوسمین صاحب ضرب کو پھر دوڑا اکیا مسلمانون نے کافرون پر اور مار لیا اونکو حماد بن عون
کی روایت ہے کہ تیس کافر اکیلے ضرار ابن الازور کے ہاتھ سے مارے گئے اور خولہ بنت الازور نے جوانون سے بہت مارے
اور عفیرہ بنت عفار حمیریہ ایسی سخت لڑائی لڑین کہ نہین دیکھا تھا مثل اونکے مین نے کسیکو اپنے ہوئے اور بھاگ گئے تین ہزار رومی اور
شامی اوس جگہ اور باقی بھاگ گئے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اونکا دمشق تک پھر لیا قلعہ شامی اور رومی کہ کوئی نہ نکلا اونکو
اور لیا مسلمانون نے سب مال اونکا اور آگئے سب مال فتح مند ہوکے حضرت ابو عبیدہ امین الامۃ پاس تکبیر کہتے ہوئے خوش ہوکر
شکر الٰہی بجا لائے حضرت امین الامۃ رضی اللہ عنہ فتح کو سنکے اور لوگون اور عورتونکو دیکھ کے **حضرت بی بی شعوانہ عجمی**
رحمۃ اللہ علیہا بڑی عالمہ اور عارفہ تھین علم اسقدر تھا کہ مونہہ پر پردہ ڈالکر مجلس مین بیٹھکر بہت اچھی آواز
سے وعظ فرمایا کرتی تھین بڑے بڑے عابد اور عارف اور زاہد اونکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور فائدہ دین
جہان کا اوٹھاتے تھے کہتے ہین کہ بی بی صاحبہ بہت رویا کرتی تھین کسی شخص نے عرض کیا کہ بہت رونے سے اندھے
ہوجانیکا ڈر ہے فرمایا رونے سے اندھا ہونا دنیا مین بہت اچھا ہے عاقبت کے اندھے ہونے سے اور عبدا
لواحد سے کہتے ہین کہ جب بی بی صاحبہ بوڑھی ہوگئین اور عمر اخیر کو پہونچی اوسوقت حضرت شیخ فضیل
ابن عیاض جو کہ بڑے درویش کامل تھے اونکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے حق مین دعا
کیجیے فرمایا اے فضیل درمیان تیرے اور خدا کے کیا ایسی چیز ہے کہ اگر دعا کرون مین اوسکی برکت سے قبول
ہوجاوے اس بات کی سنتے ہی حضرت فضیل بیہوش ہوئے نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے وفات ان بی بی
صاحبہ کی بقول صاحب سفینۃ الاولیا کے ایکسو چوہتر برس ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی عفیرہ**
العابدہ رحمۃ اللہ علیہا عابدون اہل بصرہ سے تھین اور ریاضت اور زہد کی محبت رکھتی تھین خوف
خدا سے اسقدر روتی تھین کہ اندھی ہوگئین اونسے کسی نے عرض کی کہ اندھا ہونا تمکو کتنا دشوار ہے فرمایا
کہ شرمندہ ہونا خدائے تعالیٰ سے اوس سے بھی دشوار ہے وفات اونکی قول صحیح سے ایکسو اسی برس
ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی رابعہ بصری قدس اللہ سرہا** قدیم بیبیون مین
بڑی عارفہ اور صاحب کرامات بلند مقامات تھین تعریف اونکی لکھنے اور بیان کرنے سے

باہر ہی بڑے بڑے درویش پیر اور اولیاء اللہ اونکی خدمت بابرکت مین باطنی مشکلون کی آسانی کے لیئے
حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ علماء دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اونکی خدمت مین مسئلے
پوچھنے کے لیے حاضر ہوتے تھے اور اونکی نصیحت اور دعا کی آس رکھتے تھے حضرت بی بی رابعہ بصری
ساری رات نماز پڑھتی تھین اور صبح تک کھڑی رہتی تھین تھوڑیسی تھوڑی عبادت اونکی ہر رات کی ہزار
رکعت نماز تھی صاحب تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ ایک بار حضرت رابعہ بصری ارادہ حج کا کرکے روانہ کعبۃ اللہ
کے ہوئین اور ایک گدھے پر اپنا اسباب لادا جب جنگل مین پہنچین گدھا مرگیا قافلہ والون نے کہا کہ ہم
تمھارا اسباب لیچلین فرمایا تم راستہ لو مین تمھارے بھروسے پر نہین آئی ہون پس قافلہ والے چلے گئے
او حضرت رابعہ اکیلی رہگئین دعا مانگی کہ الٰہی کہین بادشاہ عالیجاہ عاجز غریب عورت کے ساتھ ایسا بھی
کرتے ہین کہ پہلے اوسکو اپنے گھر کی طرف بلائین اور پھر راستہ مین گدھا اوسکا مارین اور جنگل بیابان مین اکیلا
اوسکو چھوڑین کہتے ہین کہ ابھی دعا تمام نہین ہوئی تھی کہ گدھا کان جھاڑ اوٹھ کھڑا ہوا حضرت رابعہ نے
اپنا اسباب اوسپر لادا اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوئین صاحب سکینۃ العارفین نقل کرتے ہین کہ حضرت بی بی رابعہ
بصری چار بہنین تھین اور یہ سب سے چھوٹی تھین اسی لیے اُنکو رابعہ یعنی چوتھی کہتے تھے جس رات حضرت
بی بی صاحبہ سہ پیدا ہوئین اونکے باپ کے گھر مین اتنا کپڑا نتھا جسمین اُنکو لپیٹین اور اسقدر تیل نہ تھا کہ چراغ
جلائین اونکی والدہ ماجدہ نے اُنکے باپ سے کہا کہ اپنے پڑوسی کے پاس جاؤ اور تیل اوس سے لاؤ اور
اُنکے باپ نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ سوائے تیرے کسی سے کوئی چیز نمانگو نگا آخر بسبب لاچاری
ہمسائے کے گھر پر گئے اور دروازہ پر آواز دی گھر والے سوتے تھے کچھ جواب نہ پایا اولٹے چلے
آئے اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے شخص دل تنگ مت ہو
اور غم نکر یہ لڑکی جو تیرے گھر پیدا ہوئی ہے قیامت کے دن اسکی شفاعت سے ستر ہزار آدمی میری
امت کے بخشے جائینگے اور اگر افلاس سے دل تنگ ہے تو صبح امیر بصرہ کے پاس جا اور ایک کاغذ پر
لکھ لیجا کہ ہر رات سو بار درود اور جمعہ کی رات چار سو بار درود تو مجھپر بھیجا کرتا تھا اس پچھلے جمعہ کی رات کو جو تو
درود بھیجنا بھول گیا تو کفارہ اوسکا چار سو دینار حلال اس مرد کو دے جب امیر تجھکو دینار دے تو اپنے

خرچ مین لایا باپ حضرت بی بی رابعہ کا جب خواب سے جاگا تو رو دیا اور خط لکھکر امیر کے دروازے پر جاکر دربان کے
ہاتھ امیر کے پاس بھیجا امیر سے اپنے حال مخفی کو ظاہر پاکے اعتقاد لایا اور خط پڑھکے بہت خوش ہوا
اور اوٹھکر حضرت رابعہ بصری کے باپ کی خدمت مین آیا اور قدم اوسکے چومے اور چار سو دینار روپیے
اور بہت عزت اور حرمت سے رخصت کیا اور ہزار دینار فقیرونکو اس شکرانہ مین اور دیے کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو یاد فرمایا **نقل** ہی کہ ایک وقت جنگل مین کعبۃ اللہ کو حضرت رابعہ
بصری نے دیکھا کہ استقبال کو آتا ہی فرمایا کہ مجھے گھر کا مالک چاہیے گھر نہین چاہیے **نقل** ہی کہ جب سلطان
ابراہیم ادہم قدس سرہ حج کو تشریف لیگئے ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے تھے چودہ برس مین مکہ معظمہ مین
پہونچے تو بیت اللہ کو اوس جگہہ نہ دیکھا فرمایا سبحان اللہ میری آنکھ مین فرق آگیا ہی کہ بیت اللہ کو نہین دیکھتا ہون
ہاتف نے آواز دی کہ تیری آنکھ مین فرق نہین ہی فی الحقیقت کعبہ استقبال ایک ضعیفہ کے لیے گیا ہی جو
اس کیطرف آتی ہی اس عرصے مین حضرت سلطان ابراہیم نے دیکھا کہ رابعہ بصری آتی ہین کعبہ اپنی
جگہہ آگیا فرمایا ای رابعہ کیا شور ہی جو جہان مین تمنے ڈال رکھا ہی کہا شور آپ ہی نے دنیا مین ڈال
رکھا ہی کہ ابراہیم چودہ برس مین کعبہ مین پہونچے اور اسقدر عبادت کی کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز گذاری
آپ نے رستہ خانہ کعبہ کا نماز مین اور اسی عجز سے تمام کیا جب آپ خانہ کعبہ پہونچے کعبہ کو نپایا اور نیاز مند
جب قریب اوسکے آئی خانہ کعبہ استقبال کو آیا **نقل** ہی کہ حضرت بی بی رابعہ بصری سے کسی نے
پوچھا آپ خدا کو دوست رکھتی ہین فرمایا دوست رکھتی ہون پھر عرض کیا شیطان کو دشمن جانتی ہو
کہا دوستی مین دوست کی ایسی غرق ہون کہ مجھے دشمنی سے دشمن کے کچھ خبر نہین **نقل** ہی کہ ایک شخص
بزرگ حضرت رابعہ کی زیارت کو تشریف لائے بھوکے تھے دل مین کھانے کا خیال کیا اوسی وقت
بی بی صاحبہ دو روٹیان رات کی لائین اور اونکے آگے رکھین اتنے مین ایک سائل آیا اور آواز دی
بی بی صاحبہ نے رات کی وہ دونون روٹیان اونکے سامنے سے اوٹھا کر فقیر کو دیدین وہ بزرگ یہ حال دیکھکر
بہت حیران ہوئے کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک لونڈی گھر مین آئی اور دسترخوان مین روٹیان لائی اور
باندھکر عرض کیا کہ میری بی بی نے آپکے لیے یہ کھانا بھیجا ہی بی بی صاحبہ نے اونکو گنا

کرا تو اٹھارہ تھین اولٹی پھیر دین اور کہا کہ اپنی بی بی صاحبہ کے پاس لیجا اونھون نے گنتی مین غلطی کی ہی
وہ لونڈی روٹیونکو اوٹھا کر اپنی بی بی کے پاس لیگئی اور سارا حال بیان کیا بی بی نے کہا کہ حقیقت
مین ہمنے غلطی کی ہی بیس روٹیان بھیجنی چاہیے تھین دو روٹیان اور رکھ لونڈی کو بھیجا حضرت رابعہ نے اوسکو
لے لیا اور مہمانون کے آگے رکھا مہمانون نے کھانا کھا کر پوچھا کہ یہ کیا حال تھا فرمایا کہ جب آپ تشریف
لائے جانا مین نے کہ بھوکے ہین دو روٹیان تمھارے آگے رکھدین لیکن جانا مین نے کہ اتنے کھانے
سے تمھارا پیٹ نہ بھریگا جب سائل آیا اسے سو دیا اور دعا مانگی کہ الٰہی تو جیسے پہر قول اور عہد کے
پورے ہونے قرآن شریف مین فرمایا ہی جانتی ہون کہ عوض اس چیز کا اسیوقت دس گنا مجھکو عطا ہوگا پس جسوقت
لونڈی اٹھارہ روٹیان لائی تو جانا بسبب گنتی کے دو روٹیان کم تھین اس سبب سے مین نے پھیر دین اور
معلوم کیا کہ گننے والی بی بی بھول گئی پھر جب بیس روٹیان لائی تمھارے سامنے رکھدین نقل ہی
کہ ایکدن کئی ظریف بصرہ کی حضرت رابعہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ای رابعہ مردون کو تین رتبے ہین
جو عورتون کو نہین اول یہ کہ مردون مین پوری عقل ہوتی ہی اور عورتین ناقص العقل ہوتی ہین چنانچہ
گواہی دو عورتون کی برابر گواہی ایک مرد کے ہی دوم عورتین ناقص الدین ہوتی ہین جو ہر مہینے مین کئی دن
ناپاک رہتی ہین سوم کوئی عورت پیغمبری کے مرتبہ کو نہین پونہچی بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہی
لیکن عورتون مین تین برائی ہین جو مردون مین نہین ہوتین پہلے عورت مخنث نہین ہوتی یہ خاصہ
مردونکا ہی دوسرے کسی عورت نے دعوی خدائی کا نہین کیا یہ حرکت اور بے ادبی مردون ہی سے ہوئی
تیسرے انبیا اور اولیا اور صدیق اور شہید سب عورتون کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور عورتین کسی
مرد کے پیٹ سے نقل ہی کہ جب حضرت بی بی رابعہ بصری قدس اللہ سرہا جوان ہوئین ماں باپ انکے
اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے اور بصرہ مین بڑا کال پڑا بہنین انکی بچھڑ گئین حضرت بی بی صاحبہ
بھی بصرہ سے نکلین ایک ظالم نے اونکو پکڑا اور کئی درم کو بیچا حضرت بی بی صاحبہ اپنے مالک کی خدمت
مین مصروف رہتی تھین ایک رات بی بی صاحبہ نے دعا مانگی مالک اونکا سوتا تھا ایک آواز کان مین پڑی تیا
جاگ اوٹھا اور دیکھا کہ بی بی رابعہ بصری سجدے مین ہین اور کہتی ہین الٰہی تو خوب جانتا ہی خواہش دل

میری موافق فرمایشین ہین کہ اگر خود مختار ہوتی تو ایک ساعت تیری بندگی سے غافل نہوتی مگر مجھکو زیردست مخلوق
کا جو کیا ہی اوسکی خدمت بھی لازم ہی یہ دعا حضرت بی بی صاحبہ کر رہی تھین اور ایک نور کی قندیل اونکے سر پر لٹکتی تھی جسکے سبب
تمام گھر روشن تھا مالک نے جو یہ حال دیکھا حیران ہوا اور دل مین کہا کہ ایسے آدمی سے خدمت لینی نہ چاہیے بلکہ خود خدمت
کرنی چاہیے جب دن نکلا اونکو آزاد کیا اونھون نے ویرانے مین رہنا اختیار کیا کبھی کبھی حضرت خواجہ حسن بصری رح اونکی خدمت مین
آتے تھے **نقل ہی** کہ ایک روز عبادتخانہ مین نماز پڑھتے پڑھتے بی بی صاحبہ تھک کر سو گئین ایک چور آیا اور چادر اونکی لیکر چاہا
کہ باہر جاوے راہ نہ پائی چادر پھر جگہ پر رکھدی راستہ ملگیا پھر چادر اوٹھائی پھر راستہ بند ہوگیا اسیطرح کئی بار اوسنے کیا مگر راستہ نملا
کے اوسنے پھر نے آواز سنی کہ ای عیار اپنے تئین رنجیدہ مت کر کئی برس ہو چکے کہ اسنے اپنے تئین ہمین سونپا ہی ابلیس کہ
حقیقی چور ہی اوسکی طاقت نہین کہ اسکے گرد پھرے تیری کیا مجال ہی کہ چادر اس بی بی پاکدامن کی لیجاسکے ای عیار اگر ایک
دوست سوئے ہوے ہین تو دوسرا دوست ہوشیار ہی **نقل ہی** کہ شیخ حسن بصری رح اپنے یارونکے ساتھ ایک رات خدمت مین بی بی رابعہ
بصری کے تشریف رکھتے تھے گھر مین اندھیرا تھا اونکو ضرورت چراغ کی ہوئی بی بی صاحبہ نے اپنی اونگلی کے سر پر پھونک ماری صبح
تک وہ اونگلی کا چراغ روشن رہا **نقل ہی** کہ شیخ حسن بصری رح نے حضرت بی بی رابعہ سے کہا کہ رغبت شوہر کی رکھتی ہو یا نہین بایا
نکاح کرنا ہی جو کچھ کہتا ہی یہان وجود ہی نہین **نقل ہی** کہ جب زمانہ وفات بی بی رابعہ کا نزدیک پہنچا آئے عیادت کو مالک بن
دینار اور رباح بن قیس اور کتنے بزرگ اور کہا ای رابعہ کس چیز نے جھکا دیا تمکو کہا بار معصیت نے کہا کچھ کیا چاہتا ہی کہا رحمت مغفرت حق
پوچھا کہ دنیا کی چیزون مین سے کس شی کی خواہش ہی کہا تیس برس سے طلب کی مالک بن دینار فکر مین تھے کہ ایسی طلب لاتا کھلاتا یکایک کوئی
اپنی چونچ مین خوشہ انگور کا مالک بن دینار کے پاس رکھ گیا اونھون نے وہ لیا اور لائے اور کہا کھا پوچھا رابعہ نے کہ کون لایا کہا کسی نے پایا جناب کی
کیفیت طلب کی مالک ابن دینار نے کہا رابعہ نہین معلوم کہ ظالم کس باغ کا ہی یا مظلوم کا منہ پھیر لیا اور کہا یا دونفس برس کی
خواہش ہے اور فرمایا اب کھلانا کیا چھوڑو لیکے پاس سے میرا پھر جب قریب پہنچا وقت کہا سب جائین لوگ کہ تنہائی کرین خدا اسکے
رسولون کے لیے نکل آئی باہر جسے لوگ روتی ہوا اور آواز سنی بادلی حجرہ مین کہ کہتا ہی یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة
جب پھر سنی کوئی آواز گیا وہ بزرگ اور حضرت رابعہ کو حالت میں ویسے ہی انتقال کئے ہوے پایا اور ناسانگی سن ایک سو پچاسی ہجری
مین ہوئی مزار انکا بصرہ مین ہی **حضرت بی بی نفیسہ رحمہا اللہ** اونکے والد ماجد کا نام حسن بن زید ہی اور
خوب حدیث جاننے والی انکی عورتون مین سے ہین مصر مین رہتی تھین لکھا ہی کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مصر مین پہونچے اونسے حدیث کی سند حاصل کی اور جب حضرت شافعی اس جہان سے تشریف لے گئے
تو اونکے جنازہ کو بی بی صاحبہ کے گھر مین لیجا کر نماز پڑھی بڑی نیک بخت تھین سن دو سو نو ہجری مہینے رمضان
مین وفات پائی مزار پر انوار مصر مین ہی **حضرت بی بی فاطمہ نیشا پوری قدس اللہ سرہا**
خراسان کی اگلی عورتون مین سے بڑی عارفہ تھین مکہ معظمہ کی بھی مجاور رہین اور بیت المقدس کی بھی زیارت
کی حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ جو بڑے اولیا اللہ مین اونکی تعریف اسطرح کرتے ہین کہ مین نے
اپنی تمام عمر مین ایک مرد اور ایک عورت کو دیکھا ہی وہ عورت فاطمہ نیشا پوریہ ہی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ
علیہ سے پوچھا کہ اولیاء اللہ کے گروہ مین آپ نے کسکو زیادہ بزرگ دیکھا ہی کہا ایک عورت مکہ معظمہ مین
دیکھی جسکو فاطمہ نیشا پوریہ کہتے تھے ایسے اچھے اچھے معنی قرآن شریف کے کہتی تھی کہ مجھکو تعجب آتا
تھا وفات اون بی بی بالکدامن کی سن دو سو تئیس ۲۲۳ ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی تحفہ قدس**
اللہ سرہا عورتون مین یہ بی بی بڑی کاملہ اور عارفہ اور صالحہ اپنے زمانے کی تھین چنانچہ حضرت
سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک رات میرا جی بہت گھبراتا تھا نیند نہین آتی تھی گھبراہٹ
دور کرنے کے لیے باہر آیا اور شفاخانہ بادشاہی مین گیا کہ بیمارون کو دیکھون جب وہان پہونچا تو ایک
لونڈی کو دیکھا کہ بہت خوبصورت ہی اور ستھرے ستھرے کپڑے پہن رہی ہی خوشبو اوسکی میرے دماغ کو پہونچی
لیکن اوسکے دونو ہاتھ پانون بندھے ہوے تھے مجھے دیکھکر رونے لگی اور کئی شعر پڑھے صاحب
شفاخانہ سے مین نے پوچھا کہ یہ کون ہی کہا کہ یہ لونڈی دیوانی ہو گئی ہی اسکے مالک نے قید کرکے
بھیج دیا ہی جب لونڈی سے اوسکا حال دریافت کیا تو اوسنے کئی شعر توحید اور معرفت کے پڑھے جا بجا مین نے
کہ عاشق الٰہی ہو اوسکے حال پر مین رویا کہنے لگی یا سری سقطی آپ کسواسطے روتے ہین مین نے کہا
تجھکو میرا نام کیونکر معلوم ہوا کہا جو تجھکو اسجگہ لایا ہی اسنے تیرا نام مجھکو بتایا ہی پھر صاحب شفاخانہ سے
مین نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو اوسنے چھوڑ دیا میرے نے اوس سے کہا کہ اب جس جگہ تیرا جی چاہے جا کہنے لگی
اے سری کہان جاؤن مجھکو مالک حقیقی نے دوسرے کی ملک بنایا ہی اگر وہ راضی ہو تو جاؤن نہین تو اسی
قید مین صبر کرون مین ہی باتین کر رہا تھا کہ مالک اوسکا اسجگہ آیا اور صاحب شفاخانہ سے پوچھا کہ میری

لونڈی تحفہ کہاں ہے اوسنے بیان کیا کہ اندر ہی شیخ سری سقطی اوس سے باتین کر رہے ہین بہت خوش ہوا اور
اندر آکر مجھکو سلام کیا اور بہت تعظیم کی مین نے کہا کہ یہ آپ کی لونڈی میری تعظیم سے زیادہ تعظیم کے لائق ہے
اسنے کیا گناہ کیا ہے جو اونکو قید کیا ہے کہا باولی ہو گئی ہے نہ کھاتی ہے نہ سوتی ہے اور اتنا روتی ہے کہ میری بھی عقل
کھوتی ہے تمام میرے گھر کی یہی پونجی ہے بیس ہزار درم کو مین نے اسے خریدا تھا گانے مین کمال رکھتی تھی
اس سے فائدہ ہونے کی آس تھی ایک دن گاتے گاتے رونے لگی اوسی روز سے باولی ہو گئی مین نے
کہا اس لونڈی کا مول مین تجھکو دونگا مالک اوسکا کہنے لگا آپ فقیر ہین اتنے دام کہان سے لائیگا
مین نے کہا تم اسی جگہ رہو مین جاتا ہون اور اسکے دام لاتا ہون اوس جگہ سے مین روتا اپنے گھر مین آیا
ایک دمڑی پاس نہ تھی تمام رات روتا رہا اور جناب الہی سے عرض کی اے پروردگار میرا حال تو سب جانتا ہے
مین سوا تیری مہربانی اور عنایت کے بھروسے کے اور کچھ نہین رکھتا ہون تحفہ کے مالک سے مجھکو
شرمندہ مت کریکایک ایک شخص میرے دروازہ پر آیا اور آواز دی دروازہ کھولکر کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص
کھڑا ہے اور اوسکے ساتھ چار غلام ہین کہتا ہے کہ اے اوستاد مین نے آج کی رات یہ خواب دیکھا ہے کہ ہاتف مجھکو
یون آواز دیتا ہے کہ اے شخص پانچ تھیلی سونے کی اوٹھاکر سری سقطی کے پاس لیجا اور اسکو راضی کرتا کہ
وہ لونڈی تحفہ کو جو ہماری پیاری ہے خریدے یہ حال سنکر مین سجدہ شکر کا بجالایا اب یہ روپیہ نقد آپ کی خدمت
شریف مین لایا ہون مین اوسیوقت اوس روپیہ کو لیکر شفاخانہ مین گیا صاحب شفاخانہ نے کہا مرحبا آؤ
اے سری سقطی تحفہ کا اللہ کے یہان بڑا مرتبہ ہے رات کو ہاتف نے آواز دی کہ تحفہ ہمارے پیارون مین سے
ہے خبردار کچھ تکلیف نہونے پاوے اس عرصہ مین مالک تحفہ کا روتا ہوا آیا مین نے کہا کس لیے روتے ہو
آپ نے جو دام منگنے سے تھے لایا ہون اور پانچہزار درم اسکا نفع ہے مالک نے کہا مین ہرگز نہین لیتا تحفہ
کو مین نے راہ خدا مین آزاد کیا کیونکہ آج کی رات مجھکو غیب سے جھڑکی ہوئی اور اپنی طرف بلایا تم گواہ رہو
مین نے سب مال اسباب سے ہاتھ دھویا کہتے ہین کہ احمد بن مثنی صاحب شفاخانہ نے جو یہ حال دیکھا
یاد خدا مین مشغول ہوا اور سب مال اسباب دل سے بھولایا بی بی تحفہ جب آزاد ہوئین تو بدن کے کپڑے
اوتارکر ٹاٹ کے کپڑے پہنکے چل کھڑی ہوئین ہرچند پھر ڈھونڈھا نہ پایا آخر جب احمد بن مثنے اور مالک

تحفہ اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ تینون حج کی ارادے سے روانہ مکہ شریفہ ہوئے راستہ مین میان احمد
اس جہان فانی سے تشریف لیگئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک تحفہ کعبہ مین پہونچے طواف
کے وقت بیمار کی سی آواز سنی جو یہ بیت پڑھتا تھا آگے گئے تو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھکر کہا
ای سری سقطی حضرت سری سقطی نے کہا لبیک کون ہی تو کہا تجھپر رحمت خدا کی ہو کہا لا الہ الا اللہ ہوا پہچانتے
کے بعد پہچانا مین تحفہ ہون حضرت سری سقطی رح نے دیکھا کہ بہت ضعیف ہوگئی تھین فرمایا کہ جدا ہونے
مین تمنے کیا فائدہ دیکھا کہا کہ خداتعالے نے مجھکو اپنے نزدیک بلاکر اپنی محبت بخشی اور غیرون سے
وحشت دی حضرت سری سقطی رح نے فرمایا کہ احمد صاحب شفاعا نے سے وفات پائی کہا رحمۃ اللہ علیہ
خداتعالے نے اوسکو اپنی بزرگی کا ایسا حصہ دیا ہی کہ نہ کسینے دیکھا ہی نہ سنا ہی وہ بہشت مین ہمسایہ میرا ہی
پھر حضرت سری سقطی رح نے فرمایا کہ مالک تمہارا میرے ساتھ آیا ہی یہ سنکر ہونٹھ ہلاتے اور کچھ دعا پڑھکے سے
کی اوسیوقت باہر کعبہ کے گر پڑین اور جنت کو سدھارین اتنے مین تحفہ کا مالک آیا بی بی صاحبہ کو مرا ہوا
دیکھکر اوپر گر پڑا اور جان بحق ہوا حضرت سری سقطی رح نے تجہیز تکفین کرکے دونون کو دفن کیا یہ واقعہ سنہ ۲۲۵ ہجری میں ہوا

حضرت بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا والدہ ماجدہ حضرت شیخ ابی عبداللہ حنیف قدس اللہ سرہ کی بڑی نیک بخت عبادت کرنے والی تھین کشف وکرامت بھی بہت رکھتی تھین

کہا نقل ہی کہ ایک وقت شیخ عبداللہ حنیف رح عشرہ اخیر رمضان المبارک مین شب قدر کے واسطے رات بھر جاگتے تھے اور کوٹھے پر جاکر نماز پڑھتے تھے اور والدہ ماجدہ اونکی ام محمد حجرہ مین متوجہ بیٹھی تھین ناگاہ انوار شب قدر کی اوپر ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ ای بیٹا تم جو باہر ڈھونڈتے ہو وہ حجرے کے اندر ہی شیخ رحمۃ اللہ نیچے اوترے اور فیض انوار شب قدر سے بہرہ مند ہوئے اور سر اپنا والدہ ماجدہ کے قدمون پر رکھا وفات بی بی صاحبہ کی سن تین سو بارہ ہجری ۳۱۲ مین ہوئی

حضرت بی بی امۃ الواحد قدس اللہ سرہا پہلے نام اونکا ستیہ تھا اور نام اونکے والد بزرگوار کا حسین بن اسماعیل تھا علم فقہ اور حدیث اور تفسیر اور فرائض اسقدر پڑھی ہوئی تھین کہ اونکے زمانہ مین کوئی اونکے برابر نہ تھا ہر ایک امر کہا کرتا تھا وفات اونکی رمضان شریف کے مہینے مین سن

تین سو ستر ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی امۃ السلام قدس اللہ سرہا** انکے باپ
کا نام قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف ہے یہ بی بی صاحبہ نیک بخت شاگرد شیخ محمد اسمٰعیل اصلانی کی ہین
بڑی کامل تھین شیخ زاہدی اور ابوعلی انکے بڑے کاملین شاگردون سے ہین علوم ظاہری اور باطنی مین
عالمہ اور کاملہ تھین ولادت باسعادت انکی بقول صاحب سفینۃ الاولیا سن تین سو اٹھارہ ہجری مین اور وفات
سن تین سو پچانوے ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی میمونہ واعظہ قدس اللہ سرہا**
انکے والد بزرگوار کا نام شاقولہ تھا اور یہ حافظہ قرآن شریف تھین اور وعظ فرمایا کرتی تھین ایک دن
فرمایا کہ کپڑا جو وجہ حلال کا ہو اگر اوسمین گناہ نہ کیا جاوے تو جلد نہین پھٹتا چنانچہ یہ کپڑے جو مین پہنے
ہوئے ہون میری والدہ صاحبہ کے بنے ہوئے ہین سینتالیس برس ہوئے کہ پہنتی ہون اور نہین پھٹے
انکے بیٹے شیخ عبدالصمد رح فرماتے ہین کہ ہمارے گھر مین ایک دیوار پرانی گرا چاہتی تھی مین نے والدہ
ماجدہ سے عرض کیا کہ اس دیوار کو بنوانا چاہیے نہین تو برابر ہو جائیگی والدہ صاحبہ نے ایک ٹکڑے
کاغذ پر کچھ لکھدیا اور فرمایا کہ اسکو دیوار پر لگا دو مین نے اوسپر لگا دیا بیس برس تک وہ دیوار قائم رہی بعد
وفات والدہ صاحبہ کے میرے دل مین آیا کہ دیکھون اس کاغذ مین کیا لکھا ہے جسوقت دیوار سے کاغذ
الگ کیا دیوار اوسیوقت گر پڑی وفات بی بی صاحبہ کی تین سو پچانوے برس ہجری مین ہوئی **حضرت
بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا** انکے باپ کا نام محمد بن علی بن عبداللہ تھا حضرت ابن شمعون
کی خدمت مین حاضر رہتی تھین انمین صدق اور صلاح اور ورع بہت تھا اور زہد اور ریاضت بہت کرتی
تھین ولادت باسعادت انکی سن تین سو چوہتر ہجری مین ہوئی اور سن چار سو ساٹھ ہجری مین وفات
پائی عمر شریف اٹھاسی برس کی ہوئی قبر مبارک نزدیک قبر ابن شمعون کے ہے **حضرت بی بی سیدہ
خدیجہ واعظہ قدس اللہ سرہا** بڑی عارفہ اور صالحہ ہین حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی پھوپھی تھین کہتے ہین کہ جیلان مین
ایک سال کال پڑا لوگ مینہ کی طلب مین باہر نکلے اور دعا کی مینہ نہ برسا آخر سب لوگ بی بی صاحبہ کی
خدمت مین آئے اور درخواست کی اللہ برسے کی بی بی صاحبہ کھڑی ہوگئین اور اپنی آنگن مین جھاڑو

دیکر کسا آلہی مین سنے جھاڑو دی تو مینہ برسا کہتے ہین کہ اوسیوقت بادل پیدا ہوے اور خوب مینہ برسا
وفات اونکی سن چار سو چھپن ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی کریمہ مروزیہ قدس اللہ سرہا** انکے
باپ کا نام احمد بن محمد بن ابی حاتم تھا بہت پڑھی ہوی اور نیک عمل تھین اور بہت رموز صوری اور
معنوی اور علوم ظاہری اور باطنی جانتی تھین اور حدیث شریف کا درس کہتی تھین وفات انکی سن چار
سو چوسٹھ ہجری مین بقول صاحب سفینة الاولیا اور بقول صاحب تذکرة النسا سن چار سو چھپن ہجری
مین ہوئی **حضرت بی بی فاطمہ واعظہ قدس اللہ سرہا** انکے باپ کا نام حسین بن حسن
ہی انکی مجلس مین سب نیکبخت عورتین حاضر ہوتی تھین اور فیض پاتی تھین سن پانسو اکیس مین
وفات پائی **حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر بن عطار قدس سرہا** بڑی سردار
عالیقدر تھین اور زہد اور ریاضت اور مجاہدہ مین مقام بلند اور درجہ بڑا رکھتی تھین کہتے ہین کہ ساری
عمر مین تین دفعہ کے سوا گھر سے باہر نہین نکلین وفات انکی سن پانسو تہتر ہجری مین ہوئی **حضرت
بی بی سارہ قدس اللہ سرہا** والدہ ماجدہ حضرت شیخ نظام الدین ابو المؤید قدس اللہ سرہ کی
تھین بڑی بزرگ اور نقیبہ تھین ریاضت اور عبادت مین انکے برابر اوسوقت کوئی نہ تھا نقل ہی کہ ایک
دفعہ دہلی مین مینہ نہ برسا تو خلقت خدمت شیخ نظام الدین ابو المؤید مین آئی شیخ صاحب منبر پر چڑھے
اور کپڑا اپنا اپنی والدہ شریفہ کے دامن کا بغل سے نکالکر اپنے ہاتھون پر رکھکر یون دعا مانگی الہی بحرمت اس
کپڑے کے جو دامن ایک ضعیفہ کا ہی جسپر ہرگز نامحرم کی آنکھ نہین پڑی مینہ برسا اوسیوقت بادل نمودار
ہوے اور بارش ہوئی وفات اوس پاکدامن کی سن چھہ سو اٹھتیس ہجری مین ہوئی قبر مبارک نواح
دہلی مین پاس مقبرہ قطب صاحب کے ہی **حضرت بی بی فاطمہ سام قدس اللہ سرہا**
بڑی نیک بخت اور عبادت کرنیوالی اور عارفہ وقت کی تھین ملفوظات سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ
سرہ اور اونکے خلیفون مین اونکا ذکر بہت ہی سلطانجی صاحب اکثر بی بی فاطمہ کے روضہ پر مشغول رہتے
تھے حضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہ فرماتے ہین کہ فاطمہ سام ایک مرد ہی جسکو اللہ تعالی نے عورتون
کی صورت مین بھیجا ہی بی بی صاحبہ حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر اور شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہما کو

بھائی فرمایا کرتی تھیں اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ سلطان نظام الدین رح فرماتے تھے کہ بی بی فاطمہ سام بڑی
نیک بخت عورت تھیں مین نے بڑھاپے مین اونکو دیکھا ہی وفات بی بی صاحبہ کی سن چھ سو چھتالیس
ہجری مین ہوئی مزار پر انوار اونکا جوالی دہلی مین ہی **حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت**
فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہا بڑی نیک بخت اور عارفہ تھیں دعا اونکی جناب باری مین
بہت قبول ہوتی تھی اور جو کچھ منہ سے کہدیتی تھیں بحکم الٰہی وہی ظہور مین آتا تھا گم ہوجانا بی بی صاحبہ کا اس دنیا
سے ایک بڑی اچنبھے کی بات ہی صاحب سیر الاولیا اور اخبار الاخیار اور معارج الولایت فرماتے ہین کہ جب
حضرت فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ ہانسی سے اجودہن کو تشریف لیگئے اور وہان رہنے لگے تو
حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رح اپنے بھائی کو ہانسی والدہ ماجدہ صاحبہ کے لینے کے لیے
بھیجا شیخ نجیب الدین صاحب ہانسی سے اپنی والدہ شریفہ کو لیکر روانہ ہوے راستہ مین جنگل
مین بی بی صاحبہ کو پیاس لگی شیخ نجیب الدین صاحب اونکو ایک درخت کے نیچے بٹھاکر پانی کو
ڈھونڈھنے گئے جب اولٹے آئے تو والدہ شریفہ کو اوس جگہ نپایا بہت حیران ہوے چارو نطرف
ڈھونڈھا نہ پایا آخر الامر لاچار ہوکر حضرت فرید الدین گنجشکر رح کی خدمت مین حاضر ہوے اور سارا حال عرض
کیا فرمایا کھانا اور صدقہ اونکی روح پاک کے نام فقیرون کو دے سکتے ہین پھر مدت بعد حضرت شیخ نجیب الدین
متوکل رح کا اوس جنگل مین گذر ہوا اوس درخت کے تلے اگر ادھر اودھر اپنی والدہ ماجدہ کی ہڈیان
ڈھونڈہین تو کچھ ہڈیان اوس جگہ آدمی کی سی دیکھکر خیال کیا کہ کہین شیر یا اور کسی جانور نے پھاڑا ہوگا
اون ہڈیون کو جمع کرکے تھیلی مین بھر کر خدمت مین شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے لائے
اور سب حال بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے لاؤ تھیلی کو دیکھا تو خالی پایا بہت حیران ہوے واقعہ عجیب
گم ہونے بی بی صاحبہ کا سن چھ سو چھتالیس ہجری مین ہوا **حضرت بی بی زلیخا قدس سرہا**
والدہ ماجدہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ کی ہین بہت بزرگ اور نہایت بخت صاحب
عفت اور اہل عصمت تھیں حضرت نظام الدین فرماتے ہین کہ ہماری والدہ ماجدہ کو جو کام مشکل پیش آتا انجام
کار اوسکا خواب مین معلوم ہوجاتا اور جو حاجت مجکو ہوتی اونکے خاک پاک کے سامنے عرض کرتا ہفتے

یا مہینے مین حکم الٰہی سے وہ کام ہو جاتا صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ جن دنون سلطان قطب الدین
بن سلطان علاؤالدین خلجی نے حضرت سلطان المشائخ سے تکرار شروع کی اور کہا کہ اگر شیخ نظام الدین اولیا
ہر مہینے کے پہلی تاریخ کو ہمارے یہان حاضر نہونگے تو ہم تکلیف دینگے اس بات کے سننے ہی حضرت
نظام الدین رح اپنی والدہ شریفہ مغفورہ مرحومہ کے مزار پر تشریف لیگئے اور کہا کہ بادشاہ نے مجھے دلمین میرے
دکھ دینے کا ارادہ رکھتا ہی اگر ملی تاریخ اگلے مہینے تک کام اوسکا تمام نہوا تو مین پھر تمہاری زیارت کو نہ
آونگا یہ بات لاڈ سے کہی قضائے الٰہی سے پہلی تاریخ کی رات کو قطب الدین بادشاہ خسرو خان کے ہاتھ
سے مارا گیا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ پہلی تاریخ جمادی الآخرہ
سن چھ سو اڑتالیس ہجری دن والدہ صاحبہ کے وفات کا تھا اوس رات چاند دیکھکر والدہ صاحبہ کے
قدمون پر سر رکھکر مین نے چاند کی مبارکباد دی فرمایا کہ اگلے مہینے کی رات کو کس کے پانون پر سر رکھیگا
جانا مین نے کہ آپ کے وفات کے دن نزدیک آگئے ہین یہ حال سنکر میرا حال بدل گیا اور رونے
لگا اور کہا کہ ای مادر مہربان وای مخدومہ جہان مجھکو کسے سونپو گی فرمایا کہ اسکا جواب صبحکو دونگی تم رات بھر
شیخ نجیب الدین متوکل کے گھر رہو موجب حکم کے مین وہان گیا پچھلی رات کو صبح کے قریب لونڈی
بھیجکر مجھکو بلایا اور داہنا ہاتھ میرا پکڑکر منہ آسمان کیطرف کرکی کہا الٰہی اس اپنے بچے کو مین تیرے سپرد
کرتی ہون یہ کہکر جنت کو سدھارین مزار پر انوار بی بی صاحبہ کا دہلی مین پاس روضۂ شیخ نجیب الدین
متوکل رح کے ہے حضرت بی بی اولیا قدس اللہ سرہا بڑی نیک بخت بی بی تھین دہلی
مین رہتی تھین صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ وہ جب چلہ کرتی تھین تو چالیس قرنفل اپنے
ساتھ لیجاتی تھین اور حجرہ کے دروازے بند کردیتی تھین جب چالیس دن کے بعد باہر آتی تھین تو اوٴنمین
سے کچھ قرنفل بچے ہوے ساتھ لاتی تھین سلطان محمد تغلق بادشاہ اونسے بڑا اعتقاد رکھتا تھا وفات
اونکی سن چھ سو چھپن ہجری مین ہوئی حضرت بی بی راستی قدس اللہ سرہا والدہ
ماجدہ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی کی ہین بڑی عابدہ اور زاہدہ تھین قرآن شریف حفظ تھا ہر
روز ایک قرآن مجید ختم کرتی تھین مرید حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی اپنے سسر کے کی تھین وفات

انکی سن چھ سو پچانوے ہجری میں ہوئی مزار پر انوار ملتان کے دروازے کے باہر ہے جمعرات کے دن زیارت
کے لیے بہت مخلوق جمع ہوتی ہے مگر کسی مرد کو اندر روضہ کے جانیکا حکم نہیں ہے حضرت بی بی
لالہ کشمیری قدس اللہ سرہا بڑی عارفہ اور کاملہ شہر کشمیر سے ہیں انکو بی بی ل ددی بھی کہتے
تھے کشف القلوب و کشف القبور اور خوارق اور کرامت میں ایک نشانی اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے
تھیں ماں باپ انکے سلطان رینچو شاہ کے ساتھ مسلمان ہوئے اور حضرت بلبل شاہ کشمیری کے سبب جنکے
ذات بابرکات سے کشمیر میں پہلے دین اسلام نے رواج پایا مرید ہوئے اوس زمانہ میں بی بی ل ددی
کی عمر نو برس کی تھی اکثر ماں باپ انکے اپنے ساتھ اونکو خدمت میں حضرت بلبل شاہ رح کے لیجایا کرتے
تھے شاہ صاحب اونکو اپنی لڑکی کہا کرتے تھے اور نظر عنایت اونکے حال پر رکھا کرتے تھے اور
فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ تعالے بی بی ل ددی بڑی کاملہ اور بڑی عارفہ حق کی ہوگی جب جوان
ہوئیں اونکے والدین نے ایک شخص کے ساتھ بی بی صاحبہ کی شادی کردی گرچہ ظاہر میں گھر کا کام
کاج کرتی تھیں مگر باطن میں دل سے یاد الٰہی میں مشغول رہتی تھیں ایک دم غافل نہیں ہوتی تھیں
حتی الوسع اپنا حال سب سے چھپاتی تھیں جب جذبہ اور استغراق حد کو پہنچا تو گھر کے کام دل میں
دل نہ دیتی تھیں گھر والے خفا رہتے تھے اور میاں بھی ناراض رہنے لگا نقل ہے کہ بی بی
صاحبہ ایک دن مٹکا پانی کا بھرا ہوا اپنے سر پر گھر کو لاتی تھیں پیچھے سے خاوند اونکا آیا اور خفا ہوکر
مٹکے پر لکڑی ماری ٹھیکری مٹکے کی ٹوٹکر نیچے گر پڑی پانی اوسیطرح اونکے سر پر بندھا رہا جسے اونھوں
نے اپنے گھر کے سارے گھڑے بھرے اور باقی جنگل میں ڈالدیا اوس جگہہ سے پانیکا چشمہ جاری ہوا
جب بی بی صاحبہ کی یہ بڑی کرامت ظاہر ہوئی تو شہر میں بہت شہرت ہوئی گروہ گروہ خلق خدا کی خدمت شریف
میں حاضر ہوتی تھی چونکہ لوگوں کے جمع ہونے سے اونکی یاد الٰہی میں فرق آتا تھا تو خلقت سے منہ
پھیرا اور گھر بار سب سے الگ ہوکر حق پرستی اور ریاضت میں مشغول ہوئیں اور رات دن جنگلوں میں
اکیلی روتی پھرتی تھیں بے کھائے اور بے سوئے مہینہ اور برف میں اوس دن روہند کے ساتھ گذر
اوقات کرتی تھیں یاد الٰہی راحت فزا تھی اور اللہ اللہ اونکے دل کی غذا تھی آخر سبب عبادت کا ایسا فرا

نے اپنے پاس رکھی اور کنیزین اوس سے اوٹھائین وفات بی بی حمیدہ کی سن ایکہزار و پنجاس ہجری مین ہوئی

حضرت بی بی زبیدہ خاتون قدس سرہا حضرت زبیدہ خاتون ہارون

رشید کی بڑی عابدہ زاہدہ رقیق القلب دریا دل مشہور ہین کہ آج تک اونکے فیض کی نہرین شہر بغداد اور ملک

عرب مین جاری ہین ایک رات بی بی زبیدہ نے خواب مین دیکھا کہ سب انسان و حیوان چرند و پرند صحبت

کرتے ہین اس خواب سے اونکو بڑی حیرت ہوئی اور صبح تعبیر کے واسطے لونڈی کو شیخ وقت کے پاس بھیجا

جو بیباکی ترک ادب سے خالی نتھی لونڈی نے اوس خواب کو اپنی طرف نسبت کرکے بیان کیا شیخ نے

فرمایا تو جہوٹ (?) تیرے حوصلہ اور ہمت سے افزون ہی یہ خواب کسی اور کا ہی کلام مین تیرے دہوکا ہی

تب لونڈی نے ماجرا کہا اور بیان واقعی کیا شیخ نے فرمایا بشارت ہو اوسکو جسنے یہ خواب دیکھا کہ خداوند

کریم اوس سے ایسا فیض جاری رکھیگا کہ سارے انسان و حیوان چرند اور پرند فیضیاب ہونگے چنانچہ

ایسا ہی ہوا کہ بی بی زبیدہ نے بغداد مین پل بنایا اور مقامات دشوار گذار مین سڑکین (?) مسافرخانے بنائے

جابجا نہرین آب شیرین کی جاری کین کہ وہ فیض اونکا ابتک زمانے مین موجود ہی اور سب عمارتین اور

نہرین طیار ہوگئین تو سب مصارف کا تخمینہ پیش ہوا حضرت زبیدہ نے وہ کاغذ نہر مین دہو دیا اور بہا دیا اور

زمین (?) او عرض کیا کہ خداوندا یہ سب سامان تیرا دیا تیرے ہی لئے نذر کیا اور یہ توفیق بھی تجھی نے

بخشی امیدوار ہون جس طرح کاغذ حساب کا نہر (?) مین مین نے دہو دیا تو بھی اپنے فضل سے ساری

برائیان میری میرے نامۂ اعمال سے دہو دے اور حشر کی خلق کے روبرو شرمندہ نفرما اور میری ریاضت کو قبولیت

بخش اور برکت دے [illegible] دعا مستجاب کے آثار خیر و برکت حضرت مجیب الدعوات نے

اس وقت تک جہان مین باقی رکہے حال فرخندہ فال بی بی زبیدہ خاتون کا کتب سیر اور ملفوظات مین

بہت مفصل لکھا ہی یہان مختصر لکھا گیا ہی **حضرت بی بی رضیہ حبیبہ قدس اللہ سرہما**

حضرت بی بی رضیہ اور بی بی حبیبہ یہ دونو بہنین شہزادیان ہین زمانہ قدیم کی مزاران دونون کا شہر دہلی

سلطانی خانہ مین ہین دنیا کی عورتون سے برتر تہین بڑی صاحب ریاضت اور صاحب عرفان تہین انکی

زہد اور پرہیزگاری کے احوال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے چنانچہ اونکا حال یہ ہی کہ سوا ادائے فرائض اور

واجبات اور سنن اور مستحبات کے گیارہ سو بار سورۂ قل ہو اللہ بالسم اللہ اور گیارہ سو بار آیۂ کریمہ [illegible]
رحیم ہر روز اس التزام سے پڑھتین کہ سوائے ایام عذر کے کوئی دن ناغہ نکرتین اور اوسکا بھی بدل فرماتین
اور ہمیشہ با وضو یاد الٰہی مین رہتین خلوص ان دونون بیبیونکا اپنے خدا کے ساتھ ایسا بڑھا ہوا تھا اور تاثیر اوسکی بہت
ایسی ظاہر ہو رہی تھی کہ نقل ہے کہ ایکسال ماہ مبارک رمضان مین ان دونون بیبیون نے کہ روزہ دار با وضو
تھین اور ذکر اللہ زبان پر جاری تھا سوئیان اپنے ہاتھ سے بٹین اور دھوپ مین سوکھنے کو پھیلائین
اتفاقاً کوا آیا اور کچھ سوئیان اپنی چونچ مین لے اوڑا پڑوس مین گھر تھا ایک ہندو کا کہ وہ نوکر تھا
سرکار کا اور اوسکے گھر مین مرد و عورت بارہ آدمی تھے اور وہ وقت اونکے کھانا پکانے اور کھانا کھانے کا
تھا اور سامان اونکی رسوئی کا مہیا تھا کہ اوس کوے کی چونچ سے کچھ سوئیان اونکی ہانڈی مین گرین کہ
اونکو اوسکی اطلاع نہوئی جب کھانا طیار ہوا اور سب نے کھایا تھوڑی دیر کے بعد اونکے دلون پر ایسی تاثیر
پیدا ہوئی کہ ہر ایک کو بت پرستی نہ بھائی اور خدا پرستی اچھی نظر آئی آخر ایسا جوش ہدایت کا ہوا کہ وہ بارہ آدمی
مسلمان ہوئے شرک و کفر سے توبہ کی موحد خدا پرست بنے جب مالک گھر کا باہر سے آیا اور اوسکو حال معلوم
ہوا سنتے ہی تو گھبرایا پھر آخر بقول مولوی معنوی ۔ صحبت صالح ترا صالح کند ۔ کنبے سے جدا ہونا اور
اکیلا ہندو رہنا نہ بھایا اسلام لایا پاک مسلمان ہوا غرض کہ اللہ کے نام کو اور اوسکے ذکر با اخلاص کو بڑا
اثر اور بہت بڑی برکتین ہین کہ بیان اوسکا نہین ہو سکتا اور جو کچھ کہیے اور لکھیے وہ سب کم ہے اور
اسیطرح اوسکے یاد کرنیوالون نام جپنے والون کا بھی بڑا رتبا ہے اور اونکے بھی خیر و برکات کا حساب ہو
نہین سکتا کہ وہ خدا سے اور خدا اونسے جدا نہین ۔ ع خاصان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند

تمام شد

خاتمۃ الطبع شکر ہے خداے عز و جل کا کہ جسنے توفیق دی ذکر صالحات کی اور خاتمہ لکھوایا تحفۂ مومنات کا
الٰہی اپنے کرم سے اس ذکر خیر کے برکت سے قبولیت دے تو اس کتاب کو اور دور کر ہمسے برائیان
اور نزدیک کر ہمسے بھلائیان اور دے تو ہمکو ثبات و ثقاوت بحرمت ختم الرسالت اور ہمارے عزیزون [illegible]

اور سب مسلمانون کو اور بخش دے گناہ ہمارے اور خاتمہ بخیر کر ہمارا ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا ای
لوگو اور ای نیکبخت عورتون پڑھو تم اور سنو تم اس کتاب کو دل سے اور گوش ہوش سے اور سمجھو تم ان
حکایات کو مثل اور کہانیون سننے اصل او ہنے اثر کے اگر ہو تم ڈرتے خدا سے اور محبت رکہتے اوسکے
دوستون سے پس اگر سنو گے اس مذکر خیر کو نیت خیر سے امید ہے کہ اللہ یقین اجر دے اور اصلاح کرے
تمہارے حال و مآل کی اور جو لوگ غافل ہین خدا سے اور اونکے ہوئی ہین دنیا کی حرص و ہوا سے
انکو غفلت سے چھڑا دے اور انکا بھی بیڑا پار لگا دے کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہے تائب کے
لیے یہ حکم ہوا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ توبہ کرنیوالا گناہ
سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا بیگناہ پاک ہے گناہون سے پس ای لوگو اور نیکبخت عورتو قریب سمجھو موت کو
جلدی کرو توبہ کرنے مین اور نہ مایوس ہو اپنے گناہون پر خدا کی رحمت سے کہ خدا کی رحمت سارے جہان کے
گناہون سے بڑہی ہوئی ہے جیسا کہ فرماتا ہے قرآن مین اللہ غفور رحیم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا نا امید ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخش دیگا سارے گناہون کو چنانچہ موافق اس
کلام کے اور مناسب اس مقام کے ذکر ہے ایک نیکبخت عورت کا کہ جسنے اللہ کا کلام سنکر توبہ کی اور وہ
مقبول خدا کی ہوئی حکایات الصالحین مین مذکور ہے کہ شہر بصرہ مین ایک عورت تھی گانا بجانا اوسکا کام
تھا مطربہ شعوانہ اوسکا نام تھا شادی مین گاتی بجاتی تھی غمی مین نوحہ درد انگیز سناتی تھی گھر گھر شادی مین
اوسکا انعام اور غمی مین حصہ اوسکے نام مقرر تھا بڑی مالدار شوخ و عیار مشہور تھی ولیکن بد فریب مغرور
تھی ایک دن بطریق سیر نکلی پوشاک قیمتی زیور بیش بہا پہنے ہوئے لونڈیان اور پیش خدمتین ترکی
رومی گرد اوسکے گھیرے ہوئے اتفاقاً اوسطرف اوسکا گذر ہوا جہان شور و فغان ہو رہا تھا آواز رونے
اور چلانے کی سنی بڑی حیرت مین پڑی لونڈی کو خبر لینے بھیجا جب وہ نہ پھری دوسری کو بھیجا وہ بھی
وہین کی ہو رہی تیسری پھر چوتھی کو بھیجا بارے ایک نے خبر دی کہ آگے کہ یہان ماتم نہین مجلس
وعظ ہے ہر ایک اپنے گناہون پر پشیمان ہے خوف و تضرع باعث نالہ و فغان ہے یہ مضمون سنکے ہنسی
اور خود اس دعوے سے چلی دیکھون تو کیونکر روتے ہین اور خوف و تضرع کرتے ہین سے جلدی وہ چال مین جس سے

زمانہ کا چلن بگڑے تو خدا کی یاد بھولے شیخ بت سے برہمن بگڑے کو غرضکہ جب مجلس میں پہونچی
دیکھا کہ حضرت صالح مروی مسند پر وعظ فرماتے ہین اللہ رب العالمین کے فضل اور غضب کا بیان سناتے
ہین ازدحام خاص و عام ہے آہ و بکا سے برپا کہرام ہے یہ کیفیت دیکھکر طبیعت بدل گئی حشر کا حال ہولناک
سنکر خاطر دہل گئے سبحان اللہ کیا شان ہے اوسکی چون و چرا کسے مجال ہے کس کی سہ بندہ پرور ملک
نواز ہے وہ سارے عالم سے بے نیاز ہے وہ الغرض چلائی کہ اے پیشوا اسلمانون کے دوستدار خدا کے
اور خدا کے بندون کے میرے سوال کا جواب فرمائیے آیا قبول ہوگی توبہ میری اور بخشے جائینگے گناہ میرے
کہ زیادہ ہین آسمان کے تارون سے اور دریا کی لہرون سے فرمایا حضرت صالح نے نہ مایوس ہو خدا کی
رحمت سے کہ رحمت اوسکی بہت وسیع ہے قبول ہوگی توبہ تیری اگر توبہ کرے تو سچے دل سے اور بخشے
جاوینگے گناہ تیرے اگرچہ شعوانہ کے گناہون سے زیادہ ہون یہ سنتے ہی فریاد کی اور کہا میں ہی ہون
شعوانہ گنہگار خدا کی اور تمسار ہر دو سرا کی یہان تک روئی کہ گر پڑی بیہوش ہوکر پھر جب افاقہ ہوا توبہ
کی صدق دل سے اور گئی اپنے گھر لوٹا یا سب سامان اور دیا راہ خدا میں مال و دولت اسباب جو کچھ تھا
نذر و نیاز جو کچھ تھا پاس دے سکے اور آزاد کیا غلامون اور لونڈیون کو اور اختیار کیا کھانا اور پہننا نان جوین
جامہ گزین کا در بند کیا دروازہ گھر کا اور مشغول رہی عبادت الہی مین اور زردی رہی باقی عمر یہان تک
کہ بسر کیے چالیس برس اسی حال مین اور گذر گئی دنیا سے انا للہ وانا الیہ راجعون الہی اپنے فضل و کرم
سے اسوقت کے گنہگارون کو بھی توبہ میسر و نصیب کر اور رحم کر ہم پر اور کل امت مرحومہ پر یا ارحم الراحمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱۲

قطعہ تاریخ نتیجہ ذہن وقاد مظفر علیخان وحشت

لکھی ہے کیا ہی خوب انور علی نے
ہے ذکر خیر معصومات تاریخ
پڑھا کیجے یہی دن رات تاریخ
پڑی جب فکر ایسے مادے کی
مظفر خان سے بولا ہاتف غیب
کہو اوصاف مستورات تاریخ ۱۲
جہان کی ہے مبارک نئی ہے یہ تم
سمجھ لین جس سے ہم اوقات تاریخ

تمام شد

اطلاع

یہ کتاب مجمع برکات مسمی بہ تحفۃ المومنات بموجب قانون بستم ۱۸۶۷ع داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ کے ہوئی پس بدون اجازت راقم کے کوئی صاحب چھاپنے اس کتاب کا قصد نہ فرماوین جسقدر نسخے مطلوب ہون مطبع نظامی کانپور سے منگا لیوین

اور مقامات ذیل مین بھی یہ کتابین مل سکتی ہین

کانپور مطبع نظامی	لکھنؤ چوک محمد عبد الستار خان	الہ آباد سرای گڈھا سید قائم علی	بنارس چوک جدید حافظ نور محمد
عظیم آباد خواجہ کلان گھاٹ شیخ عبد الحمید	کلکتہ کلنگہ امیر جان	دہلی بیگم بازار مولوی علیم الدین احمد	آگرہ بازار سیب حافظ رحیم جان
دہلی دریبہ کلان میر احمد اللہ	پشاور بازار قصہ خوانی میر امام علی شاہ	جبل پور متصل کوتوالی شیخ دائم علی	اندور چھاونی غفور خان میر امیر علی
بھوپال کفایت اللہ خان	بمبئی بھنڈی بازار مولوی حسین علی	حیدرآباد دکن شیخ محمد یعقوب	برودہ گجرات میر امام الدین

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

العبد

عبد الرحمن محمد عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

فہرست ان بیبیوں نیک نامونکی جنکا اس رسالہ مین بیان ہے

تمام شد

تاریخ ریختہ تسلیم محمد انوار حسین سہسوانی

فضل خدا سے طبع ہوا جب کہ یہ کتاب
تاریخ اسکی طبع کی تسلیم نے لکھی

بخشش کریم سے ہوا اثر [illegible]
حقا چھپی یہ صفحہ تذکرہ صالحات
۱۲۸۵

ایضاً

بفضل خدا تحفۃ المومنات
ز من خواست تسلیم تاریخ طبع

بہ پرداز مرغوب شد منطبع
خرد گفت پر خوب شد منطبع
۱۲۸۵

فہرست اون بیبیوں کے ناموں کی جنکا اس رسالہ میں بیان ہے

تمام شد

تاریخ ریختہ تسلیم محمد انوار حسین سہسوانی

فضل خدا سے طبع ہوئی جب یہ کتاب
تاریخ اسکی طبع کی تسلیم نے لکھی

بخشے کریم اسمیں اثر بہر مومنات
حقا چھپی ہی صفات حکایات صالحات
۱۲۸۵

ایضاً

بفضل خدا تحفۃ المومنات
دلم خواست تسلیم تاریخ طبع

بپرداز مرغوب شد منطبع
خرد گفت پر خوب شد منطبع
۱۲۸۵